نومبر ۱۹۹۴ء

ماہنامہ

میثاق

لاہور

مدیر مسئول

ڈاکٹر اسرار احمد

• مرکزی سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی پاکستان

• سالانہ اجتماع کے مقاصد اور ان کے حصول کا طریق

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے خطاب سے ماخوذ

یکے از مطبوعات

تنظیم اسلامی

۱۹۲۴ء میں اتاترک نے

خلافت کو منسوخ کیا

تو علامہ اقبال نے فریاد کی :

؎ چاک کردی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی اپنوں کی دیکھ، اوروں کی عیّاری بھی دیکھ !

پوری دنیا جانتی ہے کہ خلافت کے خاتمے اور فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری میں سب سے زیادہ عیّارانہ کردار حکومتِ برطانیہ کا تھا، لیکن اب ــــ الحمدللہ ــــ کہ ۷۰ سال بعد

اِحیاءِ خلافت کی اذان

۷ راگست ۱۹۹۴ء کو **لندن** کے وسیع وعریض ویمبلے ایرینا میں

پورے زور شور کے ساتھ بلند کی جاچکی ہے۔ جہاں 'حزب التحریر' کے قائدین کے ساتھ داعیٔ تحریکِ خلافت پاکستان ڈاکٹر اِسرار احمد نے بھی انگریزی میں مفصّل تقریر کی

اس کانفرنس کا وڈیو کیسٹ جس میں محترم ڈاکٹر صاحب کی مکمل تقریر کے علاوہ دیگر مقررین کی تقاریر بھی شامل ہیں، -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہے! ــــ مزید برآں اس تہلکہ آمیز کانفرنس کی کارروائی کی مکمل رپورٹ اور اس پر برطانوی پریس کے تبصروں پر مشتمل ایک مصوّر دستاویز بھی ایک رسالے کی شکل میں تیار کرلی گئی ہے جس کا ہدیہ -/۵ روپے ہے! ــــ یہ دونوں چیزیں تنظیم اسلامی اور مرکزی انجمن کے مراکز سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تیار کردہ: **مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاهور** ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (القرآن)

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کے فضل کو اور اس کے اُس میثاق کو یاد رکھو جو اُس نے تم سے لیا جبکہ تم نے اقرار کیا کہ ہم نے مانا اور اطاعت کی۔

جلد:	۴۳
شمارہ:	۱۱
جمادی الاخریٰ	۱۴۱۵ھ
نومبر	۱۹۹۴ء
فی شمارہ	-/۶
سالانہ زرِ تعاون	-/۷۰

ماہنامہ میثاق لاہور

مدیر مسئول

ڈاکٹر اسرار احمد

سالانہ زرِ تعاون برائے بیرونی ممالک

برائے سعودی عرب، کویت، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات اور بھارت	۴۵ سعودی ریال یا ۱۲ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سکنڈے نیوین ممالک جاپان وغیرہ۔	۱۶ امریکی ڈالر
شمالی و جنوبی امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ۔	۲۰ امریکی ڈالر
ایران، عراق، اومان، مسقط، ترکی، شام، اردن، بنگلہ دیش، مصر	۹ امریکی ڈالر

ترسیلِ زر: مکتبہ مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور

ادارۂ تحریر

شیخ جمیل الرحمٰن

حافظ عاکف سعید

حافظ خالد محمود خضر

مکتبہ مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور رجسٹرڈ

مقامِ اشاعت: ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۴۷۰۰۔ فون: ۸۵۶۰۰۳-۸۵۶۰۰۴

سب آفس: ۱۱۔ داؤد منزل، نزد آرام باغ شاہراہ لیاقت کراچی۔ فون: ۲۱۶۵۸۶

پبلشر: ناظم مکتبہ مرکزی انجمن، طابع: رشید احمد چودھری، مطبع: مکتبہ جدید پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

☆ عرض احوال ———— ۳

حافظ عاکف سعید

☆ کلا انہا تذکرۃ ———— ۵

سالانہ اجتماع کے مقاصد اور ان کے حصول کا طریقہ

امیر تنظیم اسلامی کے ایک فکر انگیز خطاب سے ماخوذ

☆ تفکر و تدبر (لندن کی عالمی خلافت کانفرنس) ———— ۱۲

ڈاکٹر اسرار احمد

☆ سالانہ رپورٹ ———— ۱۷

- تنظیم اسلامی پاکستان
- تنظیم اسلامی بیرون پاکستان
- تنظیم اسلامی حلقہ خواتین

☆ عالم عیسائیت میں اسلام کی دعوت و تبلیغ ———— ۵۴

قیصر روم کے نام آنحضورؐ کا نامہ مبارک کی روشنی میں

☆ قند مکرر ———— ۶۲

تنظیم اسلامی کے بارے میں بزرگ رفیق شیخ جمیل الرحمٰن صاحب کے تاثرات

☆ احوال و ظروف ———— ۷۰

ملکی حالات پر امیر تنظیم اسلامی کا تبصرہ، خطبات جمعہ کے پریس ریلیز کے آئینے میں

☆ رفتار کار ———— ۷۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض احوال

تنظیم اسلامی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر یہ شمارہ اس اعتبار سے خصوصی قرار دیا جاسکتا ہے کہ اس کا بڑا حصہ ان رپورٹوں پر مشتمل ہے جن میں تنظیم کی سال بھر کی کارگزاری کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ رپورٹیں سالانہ اجتماع کے موقع پر ملک بھر سے آئے ہوئے رفقاء کے سامنے پیش کی جائیں گی کہ اس سے پہلے کہ ہمارا دفتر عمل روز حساب پیش ہو کر ہمارے لئے شرمساری کا باعث بنے' ہم خود بھی اپنی کارکردگی پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال سکیں۔ اگر محسوس ہو کہ ہم نے فریضہ اقامت دین کی ادائیگی کے لئے فی الواقع مقدور بھر سعی کی ہے اور ہمارے قدم آگے بڑھے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور مزید کی توفیق اللہ سے طلب کریں' لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس نظر آئے تو "حاسبوا انفسکم من قبل ان تحاسبوا" کے مصداق خود اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کوتاہیوں پر اللہ سے معافی طلب کرتے ہوئے آئندہ کے لئے اصلاح احوال کا عزم مصمم لے کر اس اجتماع سے رخصت ہوں۔

سالانہ اجتماع کی مناسبت سے دو اور مضامین بھی خاص طور پر شامل شمارہ کئے گئے ہیں۔ "اجتماع کے مقاصد اور ان کے حصول کا طریقہ" کے عنوان سے ایک تذکیری نوعیت کا مضمون امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ایک سابقہ خطاب سے اخذ کر کے ہدیہ قارئین کیا گیا ہے جو سالانہ اجتماع کے شرکاء کے لئے ایک تحفے کا درجہ رکھتا ہے۔ اور دوسرا مضمون "تنظیم اسلامی اور اس کے کام بارے میں قابل احترام بزرگ اور رفیق شیخ جمیل الرحمٰن صاحب کے تاثرات پر مشتمل ہے جو رفقاء تنظیم کے ساتھ ساتھ دیگر قارئین کے لئے بھی یکساں طور پر دلچسپی کا موجب ہو گا۔ مزید بر آں ۷/ اگست کو انگلستان میں ہونے والی عالمی خلافت کانفرنس پر امیر تنظیم کے مضمون میں بھی جو انہوں نے حال ہی میں روزنامہ "جنگ" کے لئے تحریر کیا ہے' یقینی طور پر قارئین گہری دلچسپی محسوس کریں گے۔

یہ سالانہ اجتماع سابقہ اجتماعات سے اس اعتبار سے منفرد اور ممتاز ہے کہ اس موقع پر

جبکہ ملک کے طول و عرض سے رفقاء لاہور میں جمع ہوں گے' تنظیم کے زیر اہتمام "جلسہ خلافت" کا انعقاد بھی عمل میں آئے گا۔ رفقاء جلسہ گاہ تک اجتماعی طور پر ایک جلوس کی صورت میں پہنچیں گے اور اس طرح یہ "کاروان خلافت" ان شاء اللہ عوام میں تنظیم اسلامی کے تعارف اور تشہیر کا ایک موثر ذریعہ بنے گا۔ (گو زیر نظر شمارے کے قارئین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک یہ سارے پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہوں گے لیکن ان سطور کی تحریر تک چونکہ سالانہ اجتماع اور جلسہ خلافت کا انعقاد عمل میں نہیں آیا لہٰذا ان کے بارے میں مستقبل کا صیغہ ہی استعمال کیا جا رہا ہے) اگر اللہ نے چاہا تو ان پروگراموں کی مفصل رپورٹ آئندہ شمارے میں ہدیہ قارئین کردی جائے گی۔

☆ ☆ ☆

ملکی سیاسی فضا پر حکومتی پارٹی اور حزب مخالف کی شدید محاذ آرائی کے باعث جو بے یقینی کا دبیز غبار چھایا ہوا ہے وہ ہر خاص و عام کے لئے گھٹن اور تشویش کا باعث ہے۔ پھر اس بے یقینی کی فضا میں جسے غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے ہرگز موافق اور سازگار قرار نہیں دیا جا سکتا' ڈالروں کے سیلاب کی نوید مزید تشویش کا باعث بنتی ہے۔ اس ضمن میں تنظیم اسلامی کے موقف کو امیر تنظیم نے اپنے خطابات جمعہ میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے ان خطابات کے پریس ریلیز بھی شامل شمارہ کردیئے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک کے سیاسی حالات کے بارے میں تنظیم کے موقف کی بجا طور پر ترجمانی ہوتی ہے۔○○

سانحہ ارتحال

پرچہ پریس میں جا ہی رہا تھا کہ یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مولانا سعید الرحمٰن علوی کا اچانک ہارٹ اٹیک سے انتقال ہو گیا ہے۔ مولانا ہمارے ایک سابق رفیق ہی نہیں دیرینہ معاونین میں سے تھے کہ جن کا قلمی تعاون ان کی وفات تک ہمیں حاصل رہا۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو اس بات کی ہمت دے کہ وہ اس صدمے کو صبر و استقامت کے ساتھ جھیل سکیں (آمین)

سالانہ اجتماع کے مقاصد

اور ان مقاصد کے حصول کا طریقہ

امیر تنظیم اسلامی کے ایک فکر انگیز خطاب سے ماخوذ

تنظیم اسلامی کے نویں سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵ مئی تا ۲۹ مئی ۸۴ء کے موقع پر امیر تنظیم نے رفقاء سے جو مفصل افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا تھا' اس میں جہاں دیگر بہت سے اہم ملی و ملکی اور تنظیمی و جماعتی موضوعات کا جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا وہاں اجتماع کے مقاصد پر بھی وضاحت سے روشنی ڈالی۔ ذیل میں ہم امیر محترم کی گفتگو کے اس حصے کو معمولی سے حک و اضافے کے ساتھ پیش کر رہے ہیں جس میں انہوں نے اجتماع کے مقاصد کے حوالے سے گفتگو فرمائی تھی' اس لئے کہ اجتماع کے جو مقاصد اُس وقت تھے وہی آج دس سال بعد بھی ہیں۔ (ادارہ)

اس اجتماع کے چار اہم مقاصد ہیں جو ہم میں سے ہر شخص کے سامنے شعوری طور پر رہنے چاہئیں۔

ا۔ جذبۂ تازہ کا حصول

اس اجتماع کا پہلا مقصد یہ ہے کہ جب ہم یہاں سے جائیں تو جذبۂ تازہ لے کر جائیں۔ ہمارے اندر ایک نئی لگن پیدا ہو جائے۔ اس حوالے سے میں عرض کروں کہ جہاں تک جذبے کا تعلق ہے تو اس کا تمام تر دارومدار ایمان پر ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یقین جتنا گہرا ہو گا' اللہ کے ہاں محاسبہ کا خوف جتنا زیادہ دامن گیر ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں جس قدر بڑھتی جائے گی' اس کی رضاجوئی کے لئے تن من دھن لگانے کا جذبہ بھی اس قدر بڑھتا

چلا جائے گا۔ دل میں ایمانِ حقیقی جاگزیں ہو چکا ہو تو انسان بڑی سے بڑی قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ بات آپ کو معلوم ہوگی کہ دلوں پر بھی زنگ آجایا کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں ایمانی کیفیات دھندلانے لگتی ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَاجِلاءُ هَا؟" قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرآنِ" (بیہقی) یعنی "بنی آدم کے قلوب بھی اسی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے لوہا پانی پڑنے سے' دریافت کیا گیا' حضورؐ اس زنگ کا علاج کیا ہے؟ فرمایا موت کی بکثرت یاد اور قرآن مجید کی تلاوت۔"

صحابہ کرامؓ نے بہت ہی عملی سوال کیا۔ ان حضرات کا بالعموم انداز ہی یہ ہوتا تھا کہ وہ زیادہ علمی نوعیت کے مسئلوں میں نہیں پڑا کرتے تھے۔ ان کا یہ تجربہ تھا کہ تلواروں پر زنگ آجائے تو صیقل کر لیا جاتا ہے۔ دل کے زنگ کو کس چیز سے دور کیا جائے؟ دلوں کی ویران دنیا پھر سے کیسے آباد ہو جائے کہ جذبۂ ایمانی جھلملا اٹھے۔ آپؐ نے جواباً دو چیزوں کا ذکر فرمایا۔ ایک موت کی بکثرت یاد کہ یہ احساس رہے کہ یہاں رہنا نہیں ہے بلکہ ایک دن یہاں سے جانا ہے۔ گویا یہ دنیا ہماری منزل نہیں ہے بلکہ راہ گزر ہے۔ اس ضمن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بھی نہایت جامع ہیں: "كُنْ فِى الدُّنيا كَاَنَّكَ غَرِيبٌ اَوعَابِرُسَبِيلٍ" یعنی "دنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی یا راہ چلتا مسافر۔" دوسری چیز جس کا آپؐ نے باہتمام ذکر فرمایا وہ ہے تلاوتِ قرآن۔ گویا اس زنگ کو اتارنے کے لئے یہ دو بہت ہی مؤثر ذریعے ہیں۔ اس اجتماع کا پہلا مقصد یہ ہوا کہ ان پانچ دنوں میں ہم نے اس زنگ کو اتارنا ہے کہ جس کی وجہ سے ہمارا جذبہ سرد پڑ رہا ہے۔ گویا کہ بیٹری کو ازسرنو چارج کرنا ہے۔

آپ لوگ اگر پورے صبر اور ہمت کے ساتھ مصیبت کو جھیلتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں میں شریک رہے تو ان شاء اللہ کسی نہ کسی درجے میں یہ مقصود ضرور حاصل ہوگا اور آپ اپنے جذباتِ ایمانی میں حرارت اور تازگی محسوس کریں گے۔

۲۔ مقصد اور طریق کار کا شعور

اس اجتماع کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہمارے سامنے اپنے مقصد اور طریق کار کا شعور نکھر کر آئے اور مزید اجاگر ہو! اس لئے کہ جس طرح دلوں پر زنگ آجایا کرتا ہے' ایسے ہی ذہن بھی زنگ آلود ہو جایا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان محسوس کرتا ہے کہ ذہن پر بھی کچھ غبار سا آگیا ہے۔ جس کے نتیجے میں فکر کے خدوخال دھندلانے لگتے ہیں۔ اس زنگ کو اتارنے کے لئے اپنے مقصد اور طریق کار کا شعور ہونا ضروری ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ ہماری اس دینوی جدوجہد کا ہدف کیا ہے' ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ یہ صورت ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ "آہ وہ تیرِ نیم کش' جس کا نہ ہو کوئی ہدف" اگر کیفیت یہ ہو تو گویا بہت ہی مایوس کن علامت ہے۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کچھ لوگ کام تو کر رہے ہیں لیکن انہیں یہ شعور نہیں کہ ہمارا ہدف کیا ہے۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ ہمارے اس سفر کی منزل کونسی ہے۔ اس مقصد کے شعور کے علاوہ اس مقصد اور منزل تک پہنچنے کا راستہ کونسا ہے' اس کا شعور بھی ذہنوں کے اندر برقرار رہنا چاہئے۔ لیکن انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے بھانت بھانت کی بولیاں سنتا ہے' طرح طرح کے فلسفوں سے اس کو سابقہ پیش آتا ہے۔ مختلف نوعیت کی دعوتیں مختلف جوانب سے اس کے کانوں تک پہنچتی ہیں' لہٰذا کچھ شکوک و شبہات کا پیدا ہو جانا فطری ہے۔ ہمیں اس اجتماع کے موقع پر اپنے مقاصد کے شعور کے ساتھ ساتھ طریق کار کو پورے مراحل و مدارج کے ساتھ از سرِ نو اجاگر کرنا ہے۔

۳۔ رفقاء کا باہمی تعارف

اس اجتماع کا تیسرا مقصد اس قافلے کے ساتھ چلنے والے ساتھیوں کا باہمی ربط و ضبط بڑھانا اور محبتِ قلبی میں اضافہ کرنا ہے۔ کسی بھی اجتماعیت میں رفقاء کا باہمی تعارف بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ اس اجتماع پر اللہ تعالیٰ نے اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کا ایک موقع فراہم کر دیا ہے۔ اس وقت ملک کے کونے کونے سے رفقاء تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی سنہری موقع ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں سے زیادہ سے زیادہ ربط و ضبط بڑھائیں۔ اور ایک دوسرے کا تعارف حاصل کرنے کی کوشش کریں' اس دور میں دینی اخوت کو نبھانے

کے لئے وقت نکالنا بہت ہی مشکل ہے۔ بقول شاعر ؎

بھلا گردش فلک کی چین دیتی ہے کسے انشاء
غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے مواقع ہر روز کہاں ملا کرتے ہیں۔ ہمارے اس اجتماع میں شکاگو اور ٹورنٹو سے بھی رفقاء آئے ہوئے ہیں' جو اپنے اپنے علاقے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

۴۔ نظم کی اہمیت کا ادراک

ہمارے اس اجتماع کا چوتھا مقصد یہ ہے کہ ہمیں نظم و ضبط کی اہمیت کا ادراک ہو۔ چونکہ ہم ایک منظم جماعت کے تحت منظم جدوجہد کر رہے ہیں' لہٰذا اس کام میں نظم کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اب کی بار اس اجتماع کے موقع پر اگر اللہ نے چاہا تو میں دروسِ قرآن و حدیث کے ذریعے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کروں گا۔ نظم کی اہمیت کے ضمن میں جو آیات و احادیث بیان ہوتی ہیں' وہ ہمارے ہر رفیق کے سامنے آئینے کی طرح ہونی چاہئیں۔ اس نظم و ضبط یا ڈسپلن کی اہمیت کے ادراک کا ایک علمی پہلو ہے' اس کی بھی اپنی جگہ بہت زیادہ اہمیت ہے' لیکن اس علمی سطح پر ادراک کے ساتھ ساتھ ہمیں نظم و ضبط کو عمل (Practice) میں بھی لانا چاہئے۔ اور وہ عملی پہلو یہ ہے کہ ہم نظم کے خوگر بن جائیں۔ ہمارا نظم مثالی ہونا چاہئے۔ خدانخواستہ دیکھنے والے یہ محسوس نہ کریں کہ یہ کوئی منظم جماعت نہیں' ہجوم ہے۔ بقول علامہ اقبال ؎

عیدِ آزاداں شکوہِ ملک و دیں
عیدِ محکوماں ہجومِ مومنیں

اس اجتماع کے موقع پر بھی نظم و ضبط کا بھرپور مظاہرہ ہونا چاہئے۔ اجتماع کے منتظمین سے اگر کوئی کوتاہی ہو جائے تو ان پر نکیر کرنے کی بجائے خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ ان کی توجہ اس جانب مبذول کرانی چاہئے۔ ہمیں اپنے رفقاء کے بارے میں کسی بھی درجے میں سوءِ ظن میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ انہوں نے جان بوجھ کر آپ کے لئے کوئی تکلیف دہ صورت حال پیدا کر دی ہے۔ یہ بات میں پھر کہوں گا کہ اس طرح

کے کسی خیال کو ذہن میں نہ آنے دیجئے۔ لیکن خود آپ لوگوں کی طرف سے کوئی بد نظمی صادر نہ ہو۔ یہ بھی آپ کی تربیت کا ایک اہم حصہ ہے۔

ان مقاصد کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟

پہلے دو مقاصد کے حصول کے لئے ہمارا Source قرآن ہے۔ جو ہمارا ہادی و رہنما ہی نہیں سرچشمۂ ایمان بھی ہے۔ یہی قرآن ہمیں ان مقاصد کا شعور عطا کرنے والا ہے۔ یہی ہے جو ہمیں ان مقاصد کے حصول کا طریق کار بتانے والا ہے۔ نظمِ جماعت کس طور کا ہو' اس کی طرف ہماری رہنمائی کرنے والا بھی یہی قرآن ہے۔ آپ لوگوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ جب میں لفظ قرآن کہتا ہوں تو اس وقت میرے ذہن میں قرآنِ متلو کے ساتھ' جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں اور جو مصحف کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے' قرآنِ مجسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن اور ذاتِ رسولؐ بریکٹ ہیں۔ میرے نزدیک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ اس قرآن کی توضیح و تشریح آپؐ نے اپنے قول سے بھی کی ہے اور اس کے دیئے ہوئے مقاصد کے حصول کے لئے ایک عملی جدوجہد آپؐ نے بالفعل کر کے بھی دکھائی ہے۔ اس عملی جدوجہد کے تمام مراحل و مدارج سیرتِ مطہرہ میں ہمیں ملتے ہیں۔ گویا یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس حوالے سے میں آپ کی توجہ سورۂ بینہ کی ابتدائی آیات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝" وہ بینہ اللہ کی جانب سے ایک رسول ہیں' جو ان پاکیزہ صحیفوں کی تلاوت کرتے ہیں۔ گویا یہ رسول اور کتاب مل کر ایک بینہ یعنی ایسی روشن دلیل جو حجتِ قاطع بن جائے' کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو مقصد کے شعور اور ایمان کی جلا کا واحد ذریعہ ہی یہ ہے۔ ہمیں طریق کار اور اس کے مراحل کا شعور بھی وہیں سے حاصل کرنا ہے۔ اس اجتماع کا جو تیسرا مقصد ہے' اس کے حصول کے لئے آپ کو خصوصی طور پر وقت

نکالنا ہو گا۔ اپنے نفس کے ناگزیر حقوق کی ادائیگی یعنی کھانے' پینے اور بقدر ضرورت سونے کے بعد جو وقت بھی فارغ ملے اور ان بھاری بھرکم پروگراموں سے جو وقت بچ جائے اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے صرف کریں۔ یہ اس وقت کا بہترین مصرف ہو گا۔ ایک مختصر سا تعارف تو آپ کو رفقاء کے سینوں پر آویزاں بیجوں (Badges) سے حاصل ہو جائے گا لیکن اس کے علاوہ اپنے رفقاء کے حالات معلوم کرنا اور ان سے ذاتی تعلق بڑھانا بھی ضروری ہے۔ گویا فارغ اوقات میں آپ اپنے ہم مقصد ساتھیوں کا تفصیلی تعارف حاصل کریں تاکہ باہم محبت میں اضافہ ہو۔

اللہ کی خاطر باہم محبت رکھنے والوں کے لئے بشارتیں

کسی بھی اجتماعیت کے لئے آپس کا میل جول اور باہمی محبت بہت ہی ضروری ہوتی ہے۔ ہماری اس چھوٹی سی اجتماعیت میں اخوتِ باہمی کی فضا پیدا ہونی چاہئے۔ اس حوالے سے ان احادیث مبارکہ کو ذہن میں رکھئے کہ جن میں آپؐ نے ان مومنین کے لئے جو دین کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' بشارتیں سنائی ہیں۔ چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ ــــــ "فَاِنّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صلّی اللّٰه عَلَیه وسلّم) یقول' قالَ اللّٰهُ تبارکَ وتعالٰی' وَجَبَتْ مَحَبّتِی لِلْمُتَحَابّینَ فِیَّ' وَالْمُتَجَالِسِینَ فِیَّ' وَالْمُتَزَاوِرِینَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِینَ فِیَّ" (موطا) یعنی "میری محبت ان لوگوں کے حق میں واجب ہو گئی جو صرف میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' اور جو میری خاطر مل جل کر بیٹھتے ہیں' اور جو میرے لئے ایک دوسرے کو ملنے آتے ہیں اور جو میری محبت میں ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"

اس حدیث مبارکہ میں جو لفظ "فِیَّ" آیا ہے' اس کا کوئی مجرد تصور اپنے ذہن میں نہ رکھئے۔ یہاں اللہ کے لئے محبت کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے دین کے لئے اور اس کے کلمے کی سربلندی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا جذبہ۔ گویا غلبۂ دین کے لئے جو منظم جدوجہد ہو رہی ہے' ایک قافلہ ہے اور اس کے ساتھ کچھ لوگ شریک ہیں۔

اب اس قافلے میں چلنے والے کچھ پرانے ساتھی ہیں اور کچھ نئے بھی ہیں' ان میں سمجھ دار بھی ہیں اور ناسمجھ بھی ہیں۔ اس قافلے کے وہ ہم سفر کہ جو بہت عرصہ پہلے سے شامل ہیں' ان پر بہت سے حقائق واضح ہیں جبکہ جو اس قافلے میں نئے ہمسفر ہیں' انہیں ابھی بہت سی چیزوں کا شعور نہیں ہے۔ پھر ان میں وہ بھی ہیں کہ جنہیں دوسری تنظیموں اور جماعتوں میں کام کرنے کا کوئی تجربہ سرے سے ہے ہی نہیں' اس قافلے میں شامل افراد کو جوڑنے والی چیز ایک مقصد کی لگن اور احساسِ فرض ہے' اسی کے تحت یہ قافلہ قدم بقدم آگے بڑھ رہا ہے۔ اب "فِیَّ" کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے سورۂ عنکبوت کی آخری آیت بہت ممد و معاون ہو گی۔ فرمایا گیا "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا"۔ اس مقام پر "فِينَا" کے معنی ہیں "فِي سَبِيلِنَا" یعنی جو لوگ ہماری راہ میں' ہماری طرف سے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے ضمن میں مجاہدہ کریں گے' ایثار و قربانی اور صبر کا مظاہرہ کریں گے' ان سے پختہ وعدہ ہے کہ ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے اور ان کے لئے ان راستوں کو کھولتے چلے جائیں گے۔

گویا پہلے انہیں محسوس ہو گا کہ جیسے ان پر راستے کے نشانات پوری طرح واضح نہیں ہیں' تاہم فرض کی ادائیگی کے تحت سفر کا آغاز کر دیں گے لیکن اس راستے پر جیسے جیسے آگے بڑھیں گے' وہ یہ محسوس کریں گے کہ جیسے کوئی انگلی پکڑ کر چلا رہا ہے! کوئی ہمارے سامنے منزل کو دن بدن اجاگر کرتا چلا جا رہا ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارکہ میں بھی جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اللہ کے لئے باہمی محبت کرنے والوں کو خوشخبری سنائی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلِّي" (صحیح مسلم' موطا) یعنی "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری جلالتِ شان کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں پناہ دوں گا۔ آج کے دن میرے سائے کے

(باقی صفحہ ۷۴ پر)

تفکر و تدبر

ڈاکٹر اسرار احمد

لندن کی عالمی خلافت کانفرنس

----(بشکریہ روزنامہ "جنگ")----

مسلسل چار ماہ تک ان کالموں سے غیر حاضر رہنے کے بعد اب دوبارہ کمرِ ہمت کس کر قارئین کی خدمت میں حاضری کا فیصلہ کیا ہے تو اللہ ہی سے دعا ہے کہ اگر اس کالم نویسی میں کوئی خیر ہے تو اس سلسلے کو جاری رکھے' بصورتِ دیگر قلم پر گرہ عارضی نہیں مستقل طور پر لگا دے۔

ان چار مہینوں میں سے دو ماہ تو ملک سے باہر' امریکہ اور انگلستان میں بسر ہوئے تھے' اور وہاں تو میں عالمی سطح پر احیاءِ اسلام کے اس جذبے کے روح پرور مناظر دیکھ کر آیا تھا جسے اغیار اور اعداءِ اسلام "مسلم فنڈامنٹلزم" سے تعبیر کرتے ہیں' لیکن واپسی پر ملک اور قوم کا جو حال نظر آیا اس سے دل و دماغ پر مایوسی اور بددلی کے گھرے اندھیرے چھا گئے اور طبیعت بالکل بجھ کر رہ گئی کہ۔ "ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے" اور "خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے!" چنانچہ ایک جانب سیاسی محاذ آرائی آسمان سے باتیں کر رہی تھی تو دوسری جانب فرقہ وارانہ کشیدگی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ مسجدوں اور عبادت گاہوں پر بموں سے حملے ہو رہے تھے۔ تیسری جانب پورے ملک میں چوری' ڈاکہ' قتل' غارت گری اور اجتماعی عصمت دری کے عمومی واقعات پر مستزاد ماضی کے "عروس البلاد" کراچی میں آئے دن "اہل کار" گولیوں کا نشانہ بن رہے تھے۔ الغرض ہر جانب سے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہم سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ میں وارد شدہ الفاظ : "وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ" یعنی "اور تم تو آگ کے گڑھے کے بالکل کنارے تک پہنچ گئے تھے" کے

مصداق کسی بڑی تباہی کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔اور ؎

"اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز
جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف و نوں!"

کے مصداق اس "سلطنتِ خداداد پاکستان" کے مسلمان کے لئے مشیتِ ایزدی میں آخری سزا کا فیصلہ ہو گیا ہے، جس کے ضمن میں مثبت انداز میں تو جو بات کبھی جناب نعیم صدیقی نے کہی تھی وہ میرے ذہن و فکر کی جزوِ لاینفک بن چکی ہے، یعنی ؎

اے آندھیو! سنبھل کے چلو، اس دیار میں
امید کے چراغ جلائے ہوئے ہیں ہم!

اور منفی اسلوب میں جو شعر کبھی مرحوم کوثر نیازی نے کہا تھا اسے یاد کر کے ہمیشہ پورے وجود میں جھرجھری اور سنسنی سی پیدا ہو جاتی ہے---یعنی ؎

اسلام کو گر تیری فضا راس نہ آئے
اے میرے وطن تجھ کو کوئی آگ لگائے!

نتیجتاً قلب و ذہن پر شدید صدمہ کی اسی کیفیت کا عکس طاری ہو گیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا تھا کہ "فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ" یعنی "شاید آپ اپنے آپ کو ان کے طرزِ عمل کے نتائج کے پیش نظر صدمے سے ہلاک کر لیں گے!" (سورۂ کہف آیت ۶)۔ بہرحال اس باطنی "قبض" کے باعث قلم پر بھی شدید گرہ لگ گئی جو آج پورے دو ماہ بعد بمشکل کھلی ہے! اب یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ میری خالص اندرونی نفسیاتی کیفیت کی تبدیلی یعنی "قبض" کے بعد "بسط" کے فطری دور کے ورود کا مظہر ہے یا یہ واقعتاً ایک جانب عام ڈاکہ زنی اور خصوصاً فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کی خبروں میں بھی کسی قدر کمی اور دوسری جانب "پہیہ جام ہڑتال" کے بعد سیاسی محاذ آرائی کی گھن گرج میں بھی جو تھوڑی سی کمی آئی ہے اس کا نتیجہ ہے۔(اگرچہ تحت الشعور میں یہ اندیشہ موجود ہے کہ شاید یہ بھی غالب کے قول ؏ "رکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں اور!" کے مصداق کسی

نئے اور پہلے سے زیادہ تندو تیز طوفان کا پیش خیمہ ہوا)

اس سال کے بیرونی سفر کا اہم ترین واقعہ' بلکہ خوشگوار ترین تجربہ اب سے لگ بھگ ڈھائی ماہ قبل ۷ راگست ۹۴ء کو لندن میں منعقد ہونے والی "عالمی خلافت کانفرنس" میں شمولیت ہے۔ اور ابھی یہ خیال آیا ہے کہ شاید پاکستان واپسی پر طبیعت میں جو شدید تاثر اور انقباض پیدا ہوا اس میں بھی اس فوری تقابل کو فیصلہ کن دخل حاصل ہو کہ ع "گرفتہ چینیاں احرام و مکی خفتہ در بطحا!" کے مصداق کفر و الحاد کے مرکز اور بے حیائی اور اباحیت کے گڑھ لندن کا حال تو یہ ہے کہ ہزار ہا اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان نہایت ذوق و شوق اور جوش و خروش کے ساتھ "احیاءِ خلافت" کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور دیارِ مغرب کے قلب میں واقع ویمبلے ایرینا کے وسیع و عریض سٹیڈیم نما ہال میں آٹھ ہزار سے زائد فرزندان و دخترانِ توحید' کسی دنیاوی یعنی کسی معاشی اور اقتصادی یا نسلی' لسانی اور علاقائی مسئلے کے لئے نہیں صرف اور صرف "خلافت" کے احیاء کے جذبہ کے تحت جمع ہیں اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند رہے ہیں۔ اور ان پر مستزاد تین چار ہزار مزید لوگ ایرینا میں داخلے کے لئے باہر ہجوم کئے ہوئے ہیں جنہیں ایرینا کے یہودی منتظمین داخل ہونے کی اجازت نہیں دے رہے ------ جبکہ ادھر اسلام کے نام پر بننے والا ملک پاکستان تدریجاً بے پردگی' عریانی' فحاشی اور اباحیت کی جانب تو پہلے ہی سے مسلسل بڑھ رہا تھا اب کھلم کھلا اور علی الاعلان سیکولرزم کی سمت میں پیش قدمی کر رہا ہے ع "بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا!"

عالم عرب کی وہ نئی اسلامی تحریک "حزب التحریر" جس نے اس کانفرنس کا اہتمام کیا اصلاً الاخوان المسلمون کے ابتدائی انقلابی جوش اور جذبے کے تسلسل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی تاسیس ۱۹۵۳ء میں جناب تقی الدین نبہانیؒ نے یروشلم میں کی تھی اور اس سے میرا اولین تعارف اب سے لگ بھگ چار پانچ سال قبل امریکہ کے مغربی ساحل پر واقع اورنج کاؤنٹی جو لاس اینجلس کے مضافات میں سے ہے اور سینٹ جوزف جو سان فرانسکو کے مضافات میں سے ہے (اور جسے وہاں کے ہسپانوی تلفظ میں

"سان ہوزے" کہا جاتا ہے) کے اسلامک سنٹرز میں ہوا تھا۔ اور مجھے فوری طور پر اپنے اور ان کے درمیانی بڑا ذہنی اور قلبی قرب محسوس ہوا تھا۔ بعد میں امریکہ کے دوسرے شہروں میں بھی اس کے کارکنوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اس وقت تک اس کے حلقے میں زیادہ تر صرف عرب نوجوان شامل تھے۔ گزشتہ سال (۱۹۹۳ء میں) اتفاقاً میرا امریکہ جانا دوبار ہو گیا۔ اور ان دونوں سفروں کے دوران یہ دیکھ کر بہت خوشگوار حیرت ہوئی کہ اب ان کے کارکنوں میں اکثریت پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے "نو آباد کاروں" (IMMIGRANTS) کی دوسری نسل سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی ہے۔

مجھے اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت اس کے انعقاد سے لگ بھگ چھ ماہ قبل موصول ہوئی تھی اور اس وقت مجھے قطعاً اندازہ نہ تھا کہ یہ کوئی غیر معمولی اور عظیم الشان اجتماع ہو گا۔۔۔۔ بہرحال میں نے اپنے اس ذہنی و قلبی قرب کے باعث جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، فوری طور پر دعوت قبول کر لی تھی۔ لیکن کانفرنس کے انعقاد سے دو ماہ قبل جبکہ میں ابھی لاہور ہی میں تھا مجھ تک بعض ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعے یہ "مشورہ" پہنچا کہ میں اس میں شریک نہ ہوں : "اس لئے کہ حزب التحریر کے بعض نظریات دینی اعتبار سے بہت گمراہ کن ہیں!" جبکہ لندن میں مقیم میری اپنی تنظیم کے رفقاء کی گواہی یہ تھی اس تحریک کے کارکن نہایت صحیح العقیدہ اور بہت نیک، باعمل اور بڑے جوش اور جذبہ کے حامل لوگ ہیں۔ بنابریں میں نے اپنی شرکت کا فیصلہ برقرار رکھا۔ پھر جب میں ابھی امریکہ ہی میں تھا تو خبریں آنی شروع ہوئیں کہ عالمی ذرائع ابلاغ سے اس کانفرنس کے خلاف شدید پروپیگنڈا ہو رہا ہے، اور خصوصاً یہودیوں کی جانب سے اس کے انعقاد کی شدید مخالفت کی جا رہی ہے اور حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ اسے نقضِ امن کے اندیشے کے پیش نظر BAN کر دیا جائے۔ چنانچہ میں ۴/ اگست ۹۴ء کو امریکہ سے واپسی پر لندن اس امید و بیم کی کیفیت لئے ہوئے پہنچا تھا کہ معلوم نہیں کانفرنس منعقد ہو گی یا نہیں۔ وہاں جا کر جو چشم کشا

حقائق سامنے آئے وہ میرے لئے فی الواقع بالکل غیر متوقع تھے۔ چنانچہ ایک جانب میں نے انگلستان کی "حزب التحریر" کے کارکنوں کے جوش اور جذبہ کا جو عالم دیکھا وہ اس سے قبل امریکہ میں قطعاً نظر نہیں آیا تھا۔ پھر یہودیوں کا یہ "بنیا پن" بھی بہت حیرت انگیز تھا کہ ایک جانب ویمبلے ایرینا کے مالک بھی یہودی تھے جنہوں نے کانفرنس کے لئے ایک یوم کا کرایہ چھتیس ہزار پونڈ (گویا لگ بھگ ساڑھے سولہ لاکھ روپے) وصول کر لیا تھا اور دوسری جانب حکومت برطانیہ پر ان ہی کی جانب سے شدید ترین دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ کانفرنس کے انعقاد کی اجازت نہ دی جائے۔ مزید بر آں 'ان کی جانب سے یہ خبر بھی پھیلا دی گئی تھی کہ اس کانفرنس کے موقع پر فساد لازماً ہو گا' چنانچہ اسرائیل کی خفیہ پولیس "موساد" کے کمانڈو بھی بلا لئے گئے ہیں۔ ادھر یہ بات بھی قابل تعجب تھی کہ حزب التحریر کے کارکنوں نے ایرینا کی کل نشستوں کے مساوی یعنی بارہ ہزار ٹکٹ تین پاؤنڈ فی ٹکٹ کے حساب سے فروخت کر کے چھتیس ہزار پونڈ واپس حاصل کر لئے ہیں۔ کانفرنس سے ایک دن قبل جب حکومت فرانس کی جانب سے بھی کانفرنس کو BAN کرنے کا مطالبہ آیا تب تو گمان غالب یہی ہو گیا تھا کہ کانفرنس کے انعقاد کو عین وقت پر روک دیا جائے گا۔ (فرانس کے مطالبے کا سبب یہ تھا کہ دو ہی دن قبل الجزائر میں چھ فرانسیسی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔) کچھ اس بے یقینی اور کچھ فساد کے خطرے کے پیش نظر یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید بہت سے لوگ جنہوں نے ٹکٹ خرید لئے تھے بالخصوص ان میں سے وہ جو دور دراز سے آنے والے تھے بالفعل نہ آئیں۔ لہٰذا منتظمین اور کارکنوں کی جانب سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ جو لوگ ٹکٹ ختم ہو جانے کے باعث ٹکٹ حاصل نہیں کر سکے ہیں وہ بھی تشریف لے آئیں 'انتظامیہ سے عین وقت پر مزید ادائیگی کے ذریعے ٹکٹ حاصل کر لئے جائیں گے۔ بہر حال اس پوری صورت حال کا نتیجہ یہ نکلا کہ بحمد اللہ بارہ ہزار ٹکٹ خرید کنندگان میں سے بھی دو تہائی تعداد یعنی آٹھ ہزار افراد تمام مخالفانہ پروپیگنڈے کے باوجود بروقت پہنچ گئے۔ اور تین چار ہزار کے لگ بھگ مزید لوگ باہر جمع ہو گئے تاکہ نئے ٹکٹ خرید لیں 'لیکن یہودی انتظامیہ

(باقی صفحہ ۷۸ پر)

باسمہ تعالیٰ

سالانہ رپورٹ
تنظیم اسلامی پاکستان

(از اکتوبر ۹۳ء تا ستمبر ۹۴ء)

مرتب : ڈاکٹر عبدالخالق، ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

تحریکوں اور تنظیموں کی زندگی میں سالانہ اجتماعات خصوصی اہمیت کے حامل ہوا کرتے ہیں۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے کہ جب گزشتہ سال کی کارکردگی، کامیابیوں اور ناکامیوں کا جائزہ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل متعین کیا جاتا ہے۔

گزشتہ سال کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور اس میں کامیابیوں کی تلاش اور ناکامیوں کے اعتراف سے قبل ایک بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل طے کرنا ہے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر آئندہ تنظیمی سال کو "ذاتی دعوت یا انفرادی رابطے کا سال" قرار دیا گیا تھا۔ اور پھر اسی کے حوالے سے کام کرنے اور منصوبہ بندی میں آپ کی شرکت کی خاطر اجتماع کی کارروائی میں دعوت کے موضوع پر تقاریر اور لیکچرز کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ہمارے کچھ حلقہ جات میں جزوی طور پر اس کام کا آغاز تو ہو گیا ہے لیکن مجھے اس بات کے تسلیم کرنے میں ہرگز کوئی باک نہیں ہے کہ اس حوالے سے ہم کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہے۔ اس کے اسباب و علل کیا تھے؟ اس کا جائزہ لینے کے بعد اور اس بات کی اہمیت کے پیش نظر کہ تنظیمی پیش رفت اور رفقاء کی فعالیت میں ذاتی دعوت کے کام کی اہمیت کس قدر ہے، آئندہ سال کو بھی انفرادی دعوت کا سال قرار دیا گیا ہے۔ اس کے

لئے لائحہ عمل کیا ہو گا' اس کو مؤخر کرتے ہوئے پیش خدمت ہے گزشتہ سال کی کارکردگی۔
آپ میں سے بہت سے اصحاب کے لئے تو اعادہ ہو گا' تاہم سب سے پہلے تنظیمی جائزہ اور تعدادِ رفقاء ---- یاد رہے کہ تنظیم اسلامی پاکستان میں ہمارے پاکستان میں مقیم رفقاء کے علاوہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں مقیم رفقاء بھی شامل ہیں۔
تنظیمی اعتبار سے تنظیم اسلامی پاکستان کو 9 حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) حلقہ سرحد

قریباً پورے صوبہ سرحد پر مشتمل ہے۔ اس کا کچھ علاقہ حلقہ پنجاب شمالی میں شامل ہے۔ ناظم حلقہ میجر فتح محمد صاحب ہیں۔ اس حلقہ میں ایک تنظیم، تنظیم اسلامی پشاور کے نام سے شامل ہے جس کے امیر وارث خان صاحب ہیں۔
حلقہ کے تحت تین اسرہ جات باجوڑ' تیمر گرہ اور دیر کام کر رہے ہیں۔
حلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 82 ہے' جن میں سے 50 مبتدی اور 32 ملتزم ہیں۔

(۲) حلقہ پنجاب شمالی

اس میں صوبہ پنجاب کا سطح مرتفع پوٹھوہار' آزاد کشمیر کا ایک حصہ اور صوبہ سرحد کا کچھ علاقہ مثلاً ہری پور' مانسہرہ اور ایبٹ آباد وغیرہ شامل ہیں۔ اس حلقہ کے ناظم شمس الحق اعوان صاحب اور نائب ناظم ریاض حسین صاحب ہیں۔
دو تنظیمیں اسلام آباد اور راولپنڈی کے نام سے اس حلقہ میں شامل ہیں جن کے امیر بالترتیب رانا عبدالغفور اور شمیم اختر صاحبان ہیں۔
اس حلقہ کے تحت 3 اسرہ جات کام کر رہے ہیں جن میں اسرہ ڈیوال ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسرہ جاتلاں (آزاد کشمیر) اور جہلم کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔
حلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 138 ہے۔ مبتدی 95 اور ملتزم رفقاء 43 ہیں۔

(۳) حلقہ آزاد کشمیر

رفقاء آزاد کشمیر کے پر زور اصرار پر یہ حلقہ ابھی چار ماہ قبل ہی قائم کیا گیا ہے۔ اس حلقہ میں سے سوائے تھوڑے سے علاقے کے جو حلقہ پنجاب شمالی سے منسلک ہے یہ پورے آزاد کشمیر پر مشتمل ہے۔ یہ ہمارا واحد حلقہ ہے جس میں ہمارا تنظیم کا نظم نہیں ہے۔ دو اسرہ جات مظفر آباد اور بیروٹ عباسیاں پر مشتمل ہے۔ خالد محمود عباسی صاحب اس حلقہ کے ناظم ہیں ۔ حلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 47 ہے جن میں سے 37 مبتدی اور 10ملتزم ہیں۔

(۴) حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں گوجرانوالہ ڈویژن کا علاقہ یعنی سیالکوٹ' گجرات' ڈسکہ' وزیر آباد اور ضلع شیخوپورہ کا علاقہ شامل ہے۔ گزشتہ سال کے دوران کچھ عرصہ کے لئے اسے حلقہ لاہور کے ساتھ ضم کر دیا گیا تھا لیکن 4 ماہ قبل اس کو دوبارہ قائم کیا گیا ہے۔ ابوظبی سے ہمارے ایک فعال ساتھی شاہد اسلم صاحب جو وہاں ابوظبی تنظیم کے امیر تھے اور اب مستقل طور پر پاکستان منتقل ہو چکے ہیں ان کو اس حلقہ کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔ نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ ہیں۔

اس حلقہ میں ایک تنظیم' تنظیم اسلامی گجرات اور چار اسرہ جات ڈسکہ' سیالکوٹ' کانیانوالہ اور گوجرانوالہ (یہ ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا ہے) شامل ہیں۔

رفقاء کی کل تعداد 69 ہے جن میں 42 مبتدی اور 27 ملتزم ہیں۔

(۵) حلقہ پنجاب غربی

یہ ہمارا کافی پرانا حلقہ ہے۔ گزشتہ سالانہ اجتماع تک یہ حلقہ ہماری ٹیم کے سینئر رکن جناب رحمت اللہ بٹر صاحب کی زیر نگرانی کام کر رہا تھا لیکن حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کی طرح یہاں بھی ہمیں تنظیم اسلامی الریاض سعودی عرب سے منسلک ایک فعال رفیق جناب محمد رشید عمر صاحب مستقل پاکستان منتقلی کے نتیجے میں میسر آ گئے' چنانچہ اب یہ حلقہ ان کے

حوالے ہے۔ نائب ناظم حلقہ پروفیسر خان محمد صاحب ہیں۔

حلقہ پنجاب غربی ایک تنظیم اور تین اسرہ جات پر مشتمل ہے۔ تنظیم اسلامی فیصل آباد کے امیر میاں محمد اسلم صاحب ہیں اور اسرہ جات سرگودھا، میانوالی اور سانگلہ ہل ہیں۔

رفقاء کی کل تعداد 100 ہے۔ مبتدی رفقاء 65 اور ملتزم 35 ہیں۔

(۶) حلقہ لاہور ڈویژن

اس حلقہ میں لاہور کے علاوہ اس کے جنوب مغرب کی جانب ساہیوال تک کا علاقہ شامل ہے۔ ناظم حلقہ جناب عبدالرزاق صاحب ہیں۔ تنظیم اسلامی کی مرکزی ٹیم کے سینئر ساتھی ہیں۔ تحریک خلافت میں اہم ذمہ داری پر فائز ہونے کے حوالے سے رفقاء کے علاوہ اکثر احباب بھی یقیناً ان سے واقف ہوں گے۔

اس حلقے میں چھ تنظیمیں اور ایک اسرہ بیٹر کرباٹھ شامل ہیں۔

تنظیموں اور ان کے امراء کا تعارف :

نام تنظیم	امیر
لاہور شمالی	اقبال حسین صاحب
لاہور وسطی	مرزا ایوب بیگ صاحب
لاہور جنوبی	قمر سعید قریشی صاحب
لاہور شرقی نمبر1	ڈاکٹر عارف رشید صاحب
لاہور شرقی نمبر2	اشرف وصی صاحب
لاہور غربی	منیر احمد ملک صاحب

حلقہ میں شامل رفقاء کی کل تعداد 267 ہے۔ مبتدی رفقاء کی تعداد 145 اور ملتزم رفقاء 122 ہیں۔

(۷) حلقہ پنجاب جنوبی

رقبہ کے لحاظ سے پنجاب کا سب سے بڑا حلقہ ہے جس کی سرحدیں ساہیوال سے،

جنوب کی جانب صوبہ سندھ' مغرب کی جانب صوبہ بلوچستان اور شمال کی جانب صوبہ سرحد سے ملتی ہیں۔ اس میں وہاڑی' ملتان' بہاول پور' رحیم یار خان' مظفرگڑھ' ڈیرہ غازی خان اور لیہ کا علاقہ شامل ہے۔ ناظم حلقہ انجینئر مختار حسین فاروقی صاحب ہیں۔ یہ اپنی نوجوانی ہی میں امیر محترم کے اس وقت ساتھی بنے جب مرکزی انجمن خدام القرآن کے تحت کام کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا۔ حقیقت ہے کہ مختار بھائی کو تنظیم اسلامی میں سب سے پہلے نوجوان مدرس ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

حلقہ جنوبی پنجاب میں دو تنظیمیں ملتان اور وہاڑی شامل ہیں جن کے امراء بالترتیب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی اور راؤ محمد جمیل صاحبان ہیں۔ تین اسرہ جات میں سے شجاع آباد اور صادق آباد پہلے سے کام کر رہے ہیں' جبکہ اسرہ بہاول پور ابھی حال ہی وجود میں آیا ہے۔

حلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 179 ہے۔ مبتدی 136 اور ملتزم 43 ہیں۔

(۸) حلقہ سندھ بلوچستان

پاکستان کے نصف سے زیادہ رقبہ پر مشتمل یہ حلقہ صوبہ سندھ و صوبہ بلوچستان پر مشتمل ہے۔ حلقہ کے ناظم سید محمد نسیم الدین صاحب' جبکہ نائب ناظم حلقہ عبدالرحمٰن ہنگورا صاحب ہیں۔

یہ حلقہ چھ تنظیموں اور تین اسرہ جات پر مشتمل ہے۔ اسرہ جات میں کراچی ضلع غربی' حیدر آباد اور سکھر شامل ہیں جبکہ تنظیموں اور ان کے امراء کا تعارف کچھ یوں ہے :

نام تنظیم	امیر
تنظیم اسلامی کراچی وسطی	اختر ندیم صاحب
تنظیم اسلامی کراچی جنوبی	نوید احمد صاحب
تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر1	محمد عبدالنعیم صاحب
تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر2	شمس العارفین صاحب
تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر3	امیر نوید احمد صاحب

تنظیم اسلامی کوئٹہ   محبوب سبحانی صاحب

حلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 264 ہے مبتدی رفقاء 182 اور ملتزم رفقاء 82 ہیں۔

(۹) حلقہ متحدہ عرب امارات

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ حلقہ عرب امارات ابوظبی' شارجہ' راس الخیمہ' دبئی وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ناظم حلقہ جناب محمد خالد صاحب جبکہ نائب ناظم حلقہ مشتاق حسین صاحب ہیں۔ یہ حلقہ دو تنظیموں اور تین اسرہ جات پر مشتمل ہے۔ اسرہ جات العین' فجیرہ اور راس الخیمہ ہیں۔ تنظیم اسلامی ابوظبی کے امیر جناب فاروق احمد حافظ اور تنظیم اسلامی شارجہ کے امیر محمد ناصر بھٹی صاحب ہیں۔

خلقہ میں رفقاء کی کل تعداد 173 ہے۔ 15 خواتین اس کے علاوہ ہیں۔ مبتدی رفقاء 105 جبکہ ملتزم رفقاء 69 ہیں۔

سعودی عرب میں ہماری 4 تنظیمیں اور ایک اسرہ کام کر رہا ہے۔ اسرہ الخبر/الدمام کے نام سے ہے۔ رفقاء کی تعداد 7 ہے۔ تنظیموں کے نام' ان کے امراء کے نام اور رفقاء کی تعداد اس طرح سے ہے۔

نام تنظیم	امیر	تعداد رفقاء
تنظیم اسلامی الریاض	جناب انور مسعود صاحب	42
تنظیم اسلامی الوسیع	جناب غلام مصطفیٰ	13
تنظیم اسلامی الجبیل	جناب عبدالرزاق خان نیازی	13
تنظیم اسلامی جدہ	جناب فہیم صدیقی	14

تعداد رفقاء

نام حلقہ / تنظیم	موجودہ تعداد (اس میں لاتعلق اور معذور رفقاء کی تعداد شامل نہیں ہے)	گزشتہ سال کے دوران اضافہ
1۔ حلقہ سرحد	82	20
2۔ حلقہ پنجاب شمالی	138	92
3۔ حلقہ آزاد کشمیر	47	8
4۔ حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن	69	16
5۔ حلقہ پنجاب غربی	100	39
6۔ حلقہ لاہور ڈویژن	267	47
7۔ حلقہ پنجاب جنوبی	179	102
8۔ حلقہ سندھ وبلوچستان	264	98
9۔ حلقہ متحدہ عرب امارات	173	58
10۔ تنظیم اسلامی جدہ تنظیم اسلامی الریاض تنظیم اسلامی الوسیع تنظیم اسلامی الجبیل اسرہ الخبر/الدمام	89	34
کل تعداد	1408	* 514

(* گزشتہ سال اضافہ 315 تھا۔)

تنظیمی اور عددی جائزے کے بعد اب آیئے کارکردگی کا مختصر سا جائزہ۔ اس مرتبہ حلقہ وار کارکردگی کی بجائے مختلف عنوانات کے تحت حلقہ جات کی کارکردگی سامنے لانے کوشش کی گئی ہے۔ اس سے حلقہ جات کی کارکردگی کا ایک تقابل آپ کے سامنے آجائے گا۔ امید ہے آپ اس نئی ترتیب کو پسند کریں گے۔

تنظیمی اجتماعات

ان اجتماعات کا مقصد رفقائے تنظیم کی باہم ملاقات' اپنے علاقے میں اجتماعی دعوتی کام کا جائزہ' رفقاء کی ذاتی دعوتی مساعی کا جائزہ اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانا' نیز دعوتی کام میں مشکلات و موانع کا حل تلاش کرنا شامل ہوتا ہے۔ ان اجتماعات کا دورانیہ عموماً ڈیڑھ گھنٹے تک ہوتا ہے۔ ان اجتماعات کا انعقاد اصلاً تو نقیب اسرہ کی ذمہ داری ہے' تاہم کبھی کبھار امیر تنظیم یا ناظم حلقہ بھی ان پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں۔

تنظیمی اجتماعات میں رفقاء کی حاضری کے اعتبار سے حلقہ لاہور ڈویژن کی وسطی تنظیم 78% اوسط کے ساتھ اول' لاہور شمالی دوم اور لاہور جنوبی سوم رہی۔ لاہور کی تنظیم شرقی نمبر2 اور راولپنڈی اسلام آباد کی تنظیمیں چوتھے نمبر پر آئیں۔ باقی اکثر و بیشتر تنظیموں میں یہ حاضری 50% فیصد کے لگ بھگ رہی۔

پندرہ روزہ دعوتی و تربیتی اجتماعات

تنظیم اسلامی میں اجتماعی سطح پر دعوت کے کام کو پھیلانے کا اہم ترین ذریعہ حلقہ ہائے دروس قرآن ہیں' چاہے وہ بذریعہ ویڈیو کیسٹ ہوں یا ہمارے رفقاء اس ذمہ داری کو نبھا رہے ہوں۔ رفقاء اپنی اپنی بساط کے مطابق احباب کو اس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں وہ لوگ جو کسی قدر باقاعدگی سے ان اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں۔ ان کی فکری تربیت کا اہتمام بھی انہی اجتماعات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ اہتمام لٹریچر کے مطالعے اور ملکی و بین الاقوامی حالات کے تناظر میں اسلام کا مستقبل جیسے موضوعات پر مذاکرے کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ یہ اجتماعات پندرہ روزہ بنیادوں پر کرنے لازم ہیں۔ ان اجتماعات میں رفقاء کی

حاضری کے اعتبار سے تنظیم اسلامی لاہور وسطی شرقی نمبر1 %80 حاضری کے ساتھ اول نمبر پر رہیں جب کہ لاہور جنوبی دوسرے اور لاہور شرقی نمبر2 اور راولپنڈی اسلام آباد %65 کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہیں۔ ان اجتماعات میں احباب کی شرکت کے اعتبار سے لاہور وسطی اور راولپنڈی اسلام آباد اول نمبر پر رہیں۔ اس کے بعد لاہور شرقی نمبر1 اور شرقی نمبر2 نیز فیصل آباد' ملتان و پشاور کی تنظیمیں رہیں۔

پندرہ روزہ کارنر میٹنگ کے پروگرام

دعوت کو پھیلانے کا یہ ایک دوسرا انداز ہے۔ یہ عوامی اجتماع کسی بڑے چوک' کسی کھلی جگہ یا مسجد یا پھر کسی کشادہ چار دیواری میں کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس اجتماع میں عموماً نظام خلافت کے حوالے سے معلومات عوام تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ نظام خلافت کے حوالے سے لوگوں کے ذہنوں میں جو اشکالات ہیں ان کو رفع کیا جاسکے اور نظام خلافت کی برکات اور اس کے ثمرات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ نتیجۃً جو لوگ ہم آہنگی محسوس کریں انہیں تحریک خلافت کی معاونت اختیار کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ تقریر ہمارے مقامی ساتھی ہی کے ذمہ ہوتی ہے۔

ان پندرہ روزہ کارنر میٹنگز کو کامیابی سے منعقد کرنے کے حوالے سے تنظیم اسلامی لاہور شمالی سرفہرست رہی ہے جہاں رفقاء کی تعداد کے علاوہ اوسطاً 80 احباب شریک ہوتے رہے ہیں۔ اس کے بعد حلقہ پنجاب شمالی میں تنظیم اسلامی راولپنڈی اسلام آباد' تنظیم اسلامی فیصل آباد اور لاہور وسطی کا نمبر آتا ہے۔ تنظیم اسلامی ملتان اور پشاور میں بھی یہ پروگرام باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بعض مقامات پر کسی ایک کارنر میٹنگ میں احباب کی حاضری اس سے بھی زیادہ ہوگئی ہو تاہم اولیت کی ترتیب میں بحیثیت مجموعی کارکردگی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

ان لازمی اجتماعات کے علاوہ متعدد مقامات پر ہمارے ہفتہ وار' پندرہ روزہ اور ماہانہ دروس ہائے قرآن کے حلقے قائم ہیں جن کا اجمالی خاکہ کچھ یوں ہے۔

حلقہ سرحد میں 3 ہفتہ وار دروس قرآن اور ایک ترجمۃ القرآن کی کلاس روزانہ

ہوتی ہے۔ حلقہ پنجاب شمالی میں قریباً 7 حلقہ ہائے دروس قرآن ہفتہ وار بنیادوں پر چل رہے ہیں۔ آزاد کشمیر میں 2 ہفتہ وار درس قرآن کے حلقے 'مظفر آباد اور بیروٹ عباسیاں میں جاری ہیں۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں ڈسکہ 'سیالکوٹ 'گوجرانوالہ اور گجرات میں 2 جگہ دروس قرآن کے حلقے کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں 5 جگہوں پر ترجمۃ القرآن کی کلاسیں چل رہی ہیں۔ حلقہ پنجاب غربی میں 6 جگہوں پر ہفتہ وار دروس قرآن کے حلقوں میں رفقاء تنظیم مدرس کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ لاہور ڈویژن میں کم و بیش 12 مقامات پر دروس قرآن کے حلقے لازمی اجتماعات کی علاوہ قائم ہیں۔ حلقہ پنجاب جنوبی میں ملتان میں 5 'بورے والا' صادق آباد میں ایک ایک جگہ اور بہاول پور میں تین مقامات پر اضافی دروس قرآن کے حلقے نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ حلقہ سندھ بلوچستان میں لازمی اجتماعات کے علاوہ 22 مقامات پر دروس قرآن کے حلقے قائم ہیں۔ گویا ان اضافی دروس قرآن کے حلقوں میں اندرون پاکستان حلقہ سندھ بلوچستان سرفہرست ہے۔

یہاں پر حلقہ عرب امارات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ باوجود نامساعد حالات کے وہاں پر دروس قرآن کے 22 حلقے لازمی اجتماعات کے علاوہ کام کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ حلقہ 'حلقہ سندھ بلوچستان سے بھی بازی لے گیا ہے۔

دوروزہ پروگرام

ان پروگراموں کا مقصد رفقاء کی تربیت کے ساتھ ساتھ دعوت کو ایسے علاقوں تک پہنچانے کا اہتمام ہے جہاں تنظیم اسلامی کا نظم قائم نہیں۔ لوگوں سے ذاتی رابطے کے علاوہ چھوٹے جلسوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ رفقاء دو دن کے لئے گھر کے آرام اور سہولتوں کو چھوڑ کر نسبتاً پُر مشقت دن گزارتے ہیں۔ اس دوران عملی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی فکری تربیت کے پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ ان دوروزہ پروگراموں کا انعقاد عموماً تنظیمی سطح پر ہوتا ہے' تاہم حلقہ لاہور اور سندھ بلوچستان میں یہ حلقہ جاتی سطح پر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی حلقہ میں رفقاء کی تعداد کے مقابلے میں دوروزہ پروگراموں اور ان میں رفقاء کی شرکت کے تناسب کا جائزہ مرتب کیا جائے تو حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن پہلے نمبر پر آتا ہے' جہاں سال

بھر کے دوران 10 دو روزہ پروگرام ہوئے۔ دوسرے نمبر پر حلقہ پنجاب غربی جہاں سال بھر میں اگرچہ 12 پروگرام ہوئے لیکن یہاں پر رفقاء کی تعداد حلقہ گوجرانوالہ کے مقابلے میں ڈیڑھ گنا ہے۔ اس کے بعد حلقہ پنجاب شمالی اور حلقہ سرحد کا نمبر آتا ہے۔ حلقہ پنجاب جنوبی کا نمبر اس کے بعد آتا ہے۔ حلقہ لاہور ڈویژن میں ویسے تو سال بھر میں 17 دو روزہ پروگرام ہوئے ہیں لیکن رفقاء اور تنظیموں کی تعداد کے حوالے سے یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔

مبتدی و ملتزم تربیت گاہوں میں شرکت

رفقاء کی عملی و فکری تربیت کے یہ ہفت روزہ پروگرام مرکز کے تحت منعقد کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ تنظیمی سال کے دوران کل 13 تربیت گاہیں منعقد کی گئیں جن سے کل 162 رفقاء نے استفادہ کیا۔ 9 مبتدی تربیت گاہوں میں 125 اور 4 ملتزم تربیت گاہوں میں 37 رفقاء شریک ہوئے۔ تربیت گاہوں میں رفقاء کی شرکت کے اعتبار سے حلقہ لاہور ڈویژن اور حلقہ پنجاب جنوبی 35 کی تعداد کے ساتھ پہلے اور حلقہ پنجاب غربی اور پنجاب شمالی دوسرے نمبر پر رہے۔ یہاں سے 27' 27 رفقاء نے شرکت کی۔ حلقہ سندھ بلوچستان سے 21 رفقاء نے تربیت گاہوں سے استفادہ کیا۔

مبتدی سے ملتزم قرار پانے کے اعتبار سے حلقہ پنجاب غربی 9 کی تعداد کے ساتھ سرِ فہرست رہا۔ اس کے بعد حلقہ پنجاب شمالی' جہاں 8 رفقاء ملتزم قرار پائے' جب کہ حلقہ متحدہ عرب امارات اور حلقہ سرحد سے 7' 7 رفقاء اور حلقہ سندھ بلوچستان سے 6 رفقاء ملتزم قرار پائے۔

اعانت کی ادائیگی

تنظیم اسلامی کے نظام العمل کی دفعہ 16 شق (ج) کے مطابق "تنظیم اپنے اخراجات کے لئے انحصار اپنے رفقاء ہی کے جذبۂ انفاق پر کرے گی اور عام چندے کی اپیل نہیں کرے گی۔" چنانچہ رفقاء پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا 5 فیصد تنظیم کو ادا کریں گے' اگرچہ استثنائی حالات میں رخصت کی گنجائش موجود ہے۔ اعانت کی ادائیگی کے لحاظ سے

حلقہ متحدہ عرب امارات اور حلقہ لاہور ڈویژن سرفہرست ہیں کہ یہاں 70% فیصد رفقاء اعانت ادا کر رہے ہیں۔ باقی حلقہ جات میں یہ اوسط 50% فیصد رہی' سوائے حلقہ پنجاب جنوبی اور سندھ بلوچستان کے جہاں پر اوسط 50% سے بھی کم رہی۔ تنظیموں میں ترتیب کے لحاظ سے لاہور جنوبی 93% کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے جب کہ تنظیم اسلامی ابوظبی اور لاہور شرقی نمبر1 80% کے ساتھ دوسرے نمبر پر آتی ہیں۔ 74% کے ساتھ تنظیم اسلامی لاہور وسطی تیسرے نمبر پر ہے۔

نئے رفقاء کی شمولیت

کسی بھی تنظیم یا تحریک میں نئے خون کی شمولیت نہ صرف عددی اعتبار سے مفید ہوتی ہے بلکہ پہلے سے شامل کارکنان کے لئے نئے جوش و خروش کا باعث بنتی ہے۔ کسی بھی حلقہ میں موجود رفقاء کی تعداد کی نسبت سے اگر نئے آنے والے رفقاء کا موازنہ کیا جائے تو حلقہ پنجاب جنوبی 113% کے ساتھ سرفہرست ہے۔ دوسرے نمبر پر حلقہ پنجاب شمالی آتا ہے جہاں 92% فیصد اضافہ ہوا۔ تیسرے نمبر پر حلقہ پنجاب غربی ہے جہاں 57% فیصد اضافہ ہوا۔ جب کہ حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن' حلقہ سندھ بلوچستان اور حلقہ متحدہ عرب امارات میں 50% کے قریب اضافہ ہوا۔

لاتعلق یا معتذر قرار پانے والے رفقاء

ایسے مبتدی رفقاء جو بیعت کرنے کے بعد چھ ماہ کے عرصے تک بلاعذر تربیت گاہ میں شرکت نہ کریں اور نہ ہی مقامی نظم کے ساتھ کوئی رابطہ رکھیں ناظم حلقہ کی سفارش پر لاتعلق قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ ملتزم رفقاء جو نظام العمل میں دی گئی کم از کم شرائط بھی پوری نہ کرتے ہوں ناظم حلقہ ان کو معتذر قرار دینے کی سفارش کر سکتے ہیں۔ گزشتہ سال کے دوران ایسے رفقاء کی کل تعداد 55 ہے جن میں سے 22 حلقہ سرحد سے اور 14 حلقہ سندھ بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

علیحدگی یا اخراج

ایسے حضرات جنہیں تنظیم اسلامی کی پالیسی' اس کے طریق کار یا مقصد سے اختلاف کی کیفیت اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس سے اپنے تعلق کو ختم کرنا ضروری خیال کرتے ہوں تنظیم سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر تنظیم اسلامی کے نظم کے علم میں یہ بات آئے کہ ہمارے فلاں رفیق کے طرز عمل میں ایسی بات در آئی ہے جس سے تنظیم کے نظم کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو اسے تنظیم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ایسے حضرات کی تعداد 14 رہی جس میں سے 9 حلقہ سندھ بلوچستان سے تعلق رکھتے تھے۔

علاقائی اجتماعات

اس سال کے پروگراموں میں علاقائی اجتماعات خصوصی اہمیت کے حامل رہے جن کو حلقہ جاتی سطح پر منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ سوائے حلقہ سرحد کے جہاں بعض وجوہات کی بنا پر یہ پروگرام نہ ہو سکا' بقیہ تمام حلقہ جات میں علاقائی اجتماعات کے پروگرام شیڈول کے مطابق منعقد ہوئے۔ یہ پروگرام تین روز پر مشتمل تھے۔ ہر پروگرام میں امیر محترم کے علاوہ تنظیم کی مرکزی ٹیم کے ارکان نے بھی شرکت کی۔ رفقاء کی فکری تربیت کے پروگرام جن میں مقامی ذمہ دار حضرات کے علاوہ مرکزی ٹیم کے ارکان نے مدرسین کے فرائض ادا کئے' عمومی پروگرام بھی رکھے گئے تھے۔ یہ عمومی پروگرام اکثر امیر محترم کے خطبہ جمعہ کی صورت میں ہوئے' سوائے فیصل آباد کے جلسہ عام کے۔

ان علاقائی اجتماعات میں حلقہ لاہور ڈویژن کا اجتماع 261 رفقاء کی حاضری کے ساتھ خاصا بھرپور رہا۔ اس اجتماع کے ساتھ ہی چونکہ تحریک خلافت پاکستان کا کنونشن بھی تھا اس لئے خاص طور پر اس پروگرام میں تو (قرآن) آڈیٹوریم قریباً فل ہو گیا تھا۔ اس علاقائی اجتماع کے پروگرام اور اس میں حاضری پر امیر محترم نے بھی اطمینان کا اظہار کیا تھا۔

حلقہ سندھ بلوچستان کا علاقائی اجتماع بھی پروگرام اور حاضری کے اعتبار سے بہت عمدہ رہا۔ رفقاء اور احباب کی کل حاضری 170 رہی۔ یہ پروگرام سال کے آغاز یعنی جنوری

میں ہوا تھا چنانچہ موقع کی مناسبت سے شرکائے اجتماع کو نئے سال کی ڈائریاں جو کہ اجتماع کی مناسبت سے تیار کی گئی تھیں ہدیتاً پیش کی گئیں۔

حلقہ پنجاب جنوبی کا اجتماع ستمبر میں ہوا۔ کل حاضری 143 رہی جس میں 92 رفقاء اور 51 احباب پورے پروگرام میں شریک رہے۔ اس اجتماع کے شرکاء کو بہت خوبصورت بڑے سائز میں فریم شدہ بیعت فارم ہدیہ کئے گئے۔

حلقہ پنجاب شمالی کا اجتماع اپریل میں اور پنجاب غربی کا اجتماع مئی میں منعقد ہوا۔ رفقاء کی کل حاضری بالترتیب 125 اور 35 رہی۔ ان دو حلقہ جات میں علاقائی اجتماع کے ساتھ جلسہ عام کا انعقاد بھی کیا گیا جن میں پنجاب شمالی میں حاضری چھ سات سو کے قریب اور پنجاب غربی میں 250 کے قریب تھی۔ حلقہ پنجاب غربی میں اس علاقائی اجتماع کے موقع پر خواتین کا علیحدہ پروگرام رکھا گیا جس میں تین صد سے زائد خواتین نے شرکت کی۔

مکتبہ ولائبریریاں

توسیع دعوت کا ایک اہم ذریعہ امیر محترم کے آڈیو ویڈیو کیسٹ اور تحریریں ہیں۔ اس مشینی دور میں آڈیو ویڈیو کیسٹ کی اہمیت زیادہ ہے کہ عوام الناس کا رجحان بھی یہی ہے۔ پڑھنے کا رواج اب کافی کم ہو گیا ہے ویسے بھی ایک عام شکایت ہے کہ امیر محترم کی تحریر ثقیل ہوتی ہے۔ اندرون ملک ہمارے رفقاء توسیع دعوت کے اس اہم ذریعے کو ابھی پوری طرح اختیار نہیں کر رہے تاہم بیرون ملک خصوصاً متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں ہمارے ذمہ دار حضرات اس سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلات ہمیں صرف تنظیم اسلامی الریاض سے ہی موصول ہو سکی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے دوران یہاں سے 3,25,800 روپے کی آڈیو' ویڈیو کیسٹ فروخت کی گئیں جب کہ 3,712 روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ تنظیم اسلامی الریاض کی لائبریری سے 2402 آڈیو اور 499 ویڈیو کیسٹس کا اجراء ہوا' نیز 438 آڈیو اور 95 ویڈیو کیسٹس مفت تقسیم کی گئیں۔

اندرون ملک حلقہ سندھ بلوچستان اس اعتبار سے سب سے آگے ہے۔ گزشتہ سال

کل 2,96,512 روپے کی آڈیو' ویڈیو کیسٹ اور کتب فروخت ہوئیں۔ حلقہ پنجاب جنوبی سے قریباً 33 ہزار روپے کی آڈیو ویڈیو کیسٹ اور کتب فروخت ہوئیں۔ نیز حلقہ پنجاب شمالی سے ہر ماہ قریباً 2000 روپے کی سیل ہوئی۔ باقی حلقہ جات میں یہ کام مقامی انجمن خدام القرآن کے ذریعے سرانجام پا رہا ہے' اس لئے وہاں سے تفصیلات موصول نہیں ہو سکیں۔ لائبریریوں سے استفادہ کی تفصیل صرف حلقہ سندھ بلوچستان نے ارسال کی ہے جہاں سے سال بھر میں 31 کتب' 1849 آڈیو کیسٹ اور 398 ویڈیو کیسٹ کا اجراء ہوا۔

کھپت جرائد

تنظیم اسلامی کا ترجمان "میثاق" ہر ماہ اور تحریک خلافت کا منادی "ندائے خلافت" ہر پندرہ دن بعد باقاعدگی سے شائع ہو رہے ہیں۔ ہم یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمارے یہ جرائد اسلامی انقلابی مشن کے حامل معیاری اور معلومات افزا ہوتے ہیں۔ ایسے جرائد کی باقاعدگی کے ساتھ اشاعت کے لئے جن کاوشوں کی ضرورت ہوتی ہے اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو کسی نہ کسی درجے میں اس کوچے سے واقف ہوں۔ ہمارے جو ساتھی اس کے لئے محنت کر رہے ہیں ان میں نمایاں ترین ہیں جناب اقتدار احمد صاحب' برادرم حافظ عاکف سعید اور جناب حافظ خالد محمود خضر صاحب۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں ان کی سرکولیشن میں اضافہ ہوا ہے' چنانچہ میثاق قریباً 5 ہزار ماہانہ اور ندائے خلافت قریباً 3 ہزار (پندرہ روزہ) شائع ہو رہے ہیں۔

ہمارے وہ حلقہ جات جہاں ان جرائد کی کھپت نسبتاً زیادہ ہے ان میں :

حلقہ	میثاق	ندائے خلافت
(1) حلقہ سندھ بلوچستان	575	415
(2) حلقہ لاہور ڈویژن	516	491
(3) حلقہ پنجاب شمالی	261	259

(4) حلقہ سرحد	198	187
(5) حلقہ پنجاب غربی	154	113
(6) حلقہ پنجاب جنوبی	108	95

☆ ☆ ☆

اب بیرون ملک لیکن تنظیم اسلامی پاکستان سے متعلق نظم اور کارکردگی کا اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے۔ حلقہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں قائم تنظیموں کا تعارف تو ہو چکا۔ کارکردگی کے جائزہ سے قبل یہ بات پیش نظر رہے کہ اگرچہ اس سے قبل بھی وہاں کام کرنے کے کھلے مواقع تو نہ تھے لیکن اب حالات مزید سخت ہوتے چلے جا رہے ہیں' خصوصاً امیر محترم کی لندن کانفرنس میں شرکت کے بعد سختی کچھ بڑھ گئی ہے۔

متحدہ عرب امارات میں ہمارے نظم کے ذمہ دار حضرات ریکارڈ رکھنے کے حوالے سے تو کچھ محتاط ہو گئے ہیں تاہم دروس قرآن کے حلقے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور آڈیو ویڈیو کیسٹس کے ذریعے دعوت کو عام کرنے کے حوالے سے کام میں اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ معمول کے لازمی تنظیمی و دعوتی اجتماعات کے علاوہ امارات میں دروس قرآن کے 22 حلقے قائم ہیں۔ آڈیو ویڈیو کیسٹس کی تفصیل تو اگرچہ سامنے نہیں آسکی تاہم اس میدان میں بھی کام کافی آگے بڑھا ہے۔

سعودی عرب کی چار تنظیموں میں سے تنظیم اسلامی جدہ سے تو ہمارا گزشتہ 10 ماہ سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ ماہ جنوری میں اگرچہ امیر محترم کے علاوہ رحمت اللہ بٹر صاحب اور محمود عالم میاں صاحب نے یہاں کا دورہ بھی کیا اور وہاں پر بھرپور دعوتی پروگرام بھی ہوئے اور تربیت کے پروگرام بھی روزانہ ہفتہ بھر تک چلتے رہے جس کے نتیجے میں 7 نئے رفقاء میسر بھی آگئے' لیکن بار بار کی یاد دہانی کے باوجود متعلقہ نظم سے اب تک ان کے بیعت فارم تک موصول نہیں ہوئے اور سال بھر میں نہ ہی کوئی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

تنظیم اسلامی الریاض' سعودی عرب میں تعداد رفقاء کے اعتبار سے سب سے بڑی تنظیم ہے۔ تنظیمی و دعوتی اجتماعات باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار منعقد ہوتے ہیں۔ رفقاء کی

حاضری 50% تک ہوتی ہے' جب کہ احباب 15 تا25 تک شریک ہوتے ہیں۔ تنظیمی رپورٹ کے ساتھ اعانت بھی ہرماہ باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہے۔

اسی طرح تنظیم اسلامی الوسیع اور الجبیل میں بھی تنظیمی ودعوتی اجتماعات باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ گزشتہ سالانہ اجتماع کے فوراً بعد اسرہ الجبیل کو تنظیم کا درجہ دیا گیا تھا لیکن اب وہ تعداد کے اعتبار سے الوسیع سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ بلکہ اس تنظیم کے امیر جناب عبد الرزاق خان نیازی صاحب کی کوششوں سے ایک نیا اسرہ الخبر/الدمام کے نام سے وجود میں آچکا ہے۔ دونوں تنظیموں سے ماہانہ رپورٹ اور اعانت باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہے اور اپنی بساط سے زیادہ دعوتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ دونوں تنظیموں میں شعبہ نشرواشاعت خاصا فعال ہے۔ معذرت چاہتا ہوں کہ میں یہاں سے مکتبہ کی کارکردگی کی تفصیلات حاصل نہیں کر سکا۔

امیر محترم کے معمول کے پروگرام

امیر محترم کے معمول کے پروگراموں میں خطبہ جمعہ جو عموماً مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں ہوتا ہے جس کی آڈیو کاپیاں ہر تنظیم اور حلقہ کے تحت اسرہ جات کو روانہ کی جاتی ہیں اس کے علاوہ کچھ حضرات انفرادی طور پر بھی اس کی کاپی منگواتے ہیں۔ خطبہ جمعہ کا پریس ریلیز تیار کرنا محترم اقتدار احمد صاحب کی ذمہ داری ہے جس کو وہ بڑی باقاعدگی اور احسن انداز میں نبھا رہے ہیں۔ یہ پریس ریلیز تمام قابل ذکر روزنامہ اخبارات کے علاوہ تمام تنظیموں اور حلقہ کے تحت اسرہ جات کو روانہ کیا جاتا ہے۔

امیر محترم کا دوسرا معمول کا پروگرام ہفتہ وار درس قرآن ہے جو ہر ہفتہ کو قرآن آڈیٹوریم میں ہوتا ہے۔ امیر محترم کے بیرون پاکستان دورے کی رپورٹ آپ کے سامنے بیرون پاکستان کی رپورٹ میں آئے گی۔

خصوصی پروگراموں کا اجمالی جائزہ

مرکز کے تحت اس سال کا خصوصی پروگرام نقباء کی تربیت کا تھا جس کو حلقہ جاتی سطح پر

منعقد کیا گیا اور ہر حلقہ میں اس کے دو راؤنڈ ہوئے۔ ہر پروگرام کو راقم نے conduct کیا۔ نقباء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے ان کی عملی تربیت کے اعتبار سے یہ پروگرام کافی مفید رہے۔ پہلے راؤنڈ میں 5 نکاتی ہدف دیا گیا۔ وہ پانچ اہداف یہ تھے :

1) اسرہ کے تمام رفقاء کے ذمے دعوت کا کام لگانا اور اس کا ریکارڈ رکھنا۔
2) رفقاء کے خانگی حالات سے باخبر رہنے کی سعی و کوشش کے ضمن میں مہینے میں ہر رفیق سے کم از کم ایک تفصیلی ملاقات۔
3) اسرہ کے تمام رفقاء کے کوائف فارم کا بغور مطالعہ۔
4) اپنا بیعت فارم فریم کروا کے گھر میں نمایاں جگہ پر آویزاں کرنا' (ترجیحی طور پر ڈرائنگ روم میں)۔
5) "اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں" نامی کتاب کا مطالعہ۔

دوسرے راؤنڈ میں ان اہداف کا جائزہ لیا گیا۔ کتاب پر مذاکرہ کی خاطر 30 سوالات پر مشتمل سوالنامہ تیار کیا گیا جس کے باعث یہ مذاکرہ کافی دلچسپ ثابت ہوا۔ مستقبل میں توسیع دعوت کے لحاظ سے بھی یہ پروگرام ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوں گے۔

حلقہ جات کی سطح پر بھی بہت سے خصوصی پروگرام ہوئے۔ ان کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

دسمبر 93 میں نشترہال پشاور میں تین روزہ خطبات خلافت کا پروگرام ہوا جس سے امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ حلقہ سرحد میں دو / تین روزہ خصوصی تربیت گاہوں کا اہتمام کیا گیا جس میں معاونینِ خلافت کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ ماہ مئی 94ء میں دوبارہ نشترہال میں حقیقتِ ایمان کے موضوع پر امیر محترم نے تین نشستوں میں خطاب فرمایا۔

حلقہ پنجاب شمالی کے 8 رفقاء نے کوہستان کا پندرہ روزہ تبلیغی دورہ کیا جس کے نتیجے میں 250 حضرات نے تحریک خلافت کی معاونت اختیار کی۔ پہلے دورے کے اثرات کو سمیٹنے اور Follow up کرنے کی خاطر دوبارہ 11 روزہ تبلیغی دورہ کیا گیا۔ 6 رفقاء نے

شرکت کی۔ ماہ دسمبر میں تین روزہ خطبات خلافت ہوئے۔ امیر محترم نے خطاب فرمایا' حاضری 600 تک رہی۔ موتمر عالم اسلامی کی مسجد میں امیر محترم نے خطبہ جمعہ دیا۔ اس کے لئے خصوصی محنت کی گئی۔ حاضری 2500 رہی۔ موتمر عالم اسلامی کی دعوت پر اسلام آباد ہوٹل میں امیر محترم نے "حب رسولؐ اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس سال کے دوران حلقہ پنجاب شمالی کی جانب سے نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کی خاطر تین مظاہروں کا اہتمام کیا گیا۔

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن میں ماہانہ شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے جس میں اوسطاً 40 رفقاء شریک ہوتے ہیں۔

حلقہ لاہور ڈویژن میں گزشتہ سال کے دوران دو موٹر سائیکل ریلیاں اور تین مظاہرے کئے گئے۔ عوام الناس کو توجہ دلانے کی خاطر یوم آزادی پر ایک خصوصی پمفلٹ 25,000 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ دو جلسہ ہائے عام منعقد کئے گئے جن سے امیر محترم نے خطاب فرمایا۔

حلقہ پنجاب غربی میں دو مظاہروں کا اہتمام کیا گیا جن میں رفقاء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اب تک کے ذکر کئے گئے تمام مظاہروں کے اختتام پر مختصر خطاب کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔

حلقہ آزاد کشمیر میں تین 5 روزہ جز وقتی تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ نیز جمعہ کے روز مساجد کے باہر مکتبہ لگانے کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔

حلقہ پنجاب جنوبی کے خصوصی پروگراموں میں ایک مظاہرہ' ایک تیس روزہ قرآنی ورکشاپ جس میں کل 65 حضرات نے شرکت کی جن میں 21 تنظیم میں شامل ہوئے' ایک عید ملن اجتماع اور دو مقامات پر شب بیداری کے پروگرام شامل ہیں۔ صادق آباد اور بورے والا میں ترجمۃ القرآن کے پروگرام کا بھی آغاز کیا گیا ہے جس میں بالترتیب اوسطاً 50 اور 35 حضرات شریک ہوتے ہیں۔

حلقہ سندھ بلوچستان کے خصوصی پروگراموں کی فہرست ذرا طویل ہے۔ سال بھر کے دوران 5 مظاہرے کئے گئے۔ تین مختلف مقامات پر جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے۔ خالق دینا

ہال میں خطبات خلافت 22 تا25 نومبر منعقد کئے گئے جن میں روزانہ اوسط حاضری 700 حضرات اور 50 خواتین کی رہی۔ کوئٹہ میں 2 روزہ خطبات خلافت کا پروگرام ہوا۔ دو روزہ پروگراموں کے دوران 5 دعوتی کیمپ لگائے گئے۔ ناظم حلقہ نے اندرون سندھ کا 9 روزہ دورہ کیا۔ کراچی' حیدر آباد اور کوئٹہ میں خصوصی تربیت گاہوں کا اہتمام کیا گیا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں بچوں کے لئے دو تربیتی کلاسوں کا اہتمام کیا گیا۔ ہر ماہ جملہ رفقاء اور رفیقات کا ایک روزہ تربیتی اجتماع پہلے جمعہ کو قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔ 23 مارچ 94ء کو ایک روزہ خصوصی تربیتی پکنک برائے رفقاء' احباب و معاونین اور خواتین کا پروگرام رکھا گیا' 275 مرد و خواتین اور بچے شریک ہوئے۔ کراچی اور کوئٹہ میں 3 پریس کانفرنسیں ہوئیں۔ چیدہ چیدہ اہم شخصیات کو امیر محترم کے خطبات کی ویڈیو کیسٹس ارسال کی گئیں۔ سال بھر میں 90 پریس ریلیز جاری کی گئیں۔ اس وقت حلقہ سندھ بلوچستان میں 10 دفاتر کام کر رہے ہیں۔

ناظم تربیت و ناظم بیت المال جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے متحدہ عرب امارات کا 12 روزہ دورہ کیا۔ متعدد مقامات پر دعوتی پروگراموں میں خطاب کے علاوہ حلقہ کے حسابات کی جانچ پڑتال کی ذمہ داری بھی نبھائی۔ رمضان المبارک کے دوران ملک کے قریباً تمام بڑے شہروں میں نماز تراویح کے دوران ترجمۃ القرآن کے کئی پروگرام ہوئے۔ خود امیر محترم نے لاہور میں جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں یہ ذمہ داری نبھائی۔ اس کے علاوہ کراچی قرآن اکیڈمی میں انجینئر نوید احمد صاحب' ملتان میں انجینئر مختار حسین فاروقی صاحب اور فیصل آباد میں ڈاکٹر عبد السمیع صاحب نے دورۂ ترجمۃ القرآن مکمل کیا۔

مشاورتی نظام

نظام العمل کے مطابق تنظیم اسلامی میں مشاورت کیلئے متعین تین سطحوں پر الحمد للہ سال کے دوران پوری پابندی سے عمل ہوا اور تنظیمی و دعوتی امور کے سلسلہ میں مشاورت اور فیصلے ہوئے۔ مرکزی مجلس عاملہ کے ہفتہ وار اجلاس بلاناغہ منعقد ہوئے اور امیر محترم کے بیرون ملک سفر کے دوران بھی اس معمول میں خلل واقع نہیں ہوا۔ مرکزی

مجلس عاملہ کے ماہوار اجلاس میں ناظمین حلقہ جات بھی پابندی اور اہتمام سے شرکت کرتے رہے۔ ان اجلاسوں میں حلقہ جاتی رپورٹس کا جائزہ' علاقائی مسائل و معاملات پر غور و فکر اور فیصلے ہوئے۔ اب چند ماہ سے اس انتظام میں یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ ناظمین حلقہ جات کے ساتھ اس اجتماع کا اہتمام ہر ماہ کی بجائے ہر دو ماہ بعد کیا جائے تاکہ ناظمین حلقہ جات کا زیادہ وقت اپنے ہی حلقہ جات میں صرف ہو۔ معین مجلس مشاورت جس میں زیادہ تعداد رفقاء کے منتخب نمائندوں کی ہوتی ہے اس کی حیثیت ایک پالیسی ساز اور نگران ادارہ کی ہے۔ گزشتہ سالانہ اجتماع سے متصلاً قبل 27-28 اکتوبر کو اس کا اجلاس ہوا تھا جس میں آئندہ کیلئے یہ طے کیا گیا تھا کہ مجلس مشاورت کا اجلاس ہر 3 ماہ کی بجائے ہر چار ماہ بعد منعقد ہو گا۔ چنانچہ اس کے مطابق فروری' جون اور ستمبر 94ء میں مجلس مشاورت کے اجلاس منعقد ہوئے۔ نظام العمل کے مطابق مجلس مشاورت برائے 94-1993ء کی مدت ختم ہو چکی تھی لہٰذا آئندہ مدت (اپریل 94ء تا مارچ 96ء) کیلئے مجلس مشاورت کے اراکین کا انتخاب ہوا اور نئی مجلس مشاورت تشکیل پائی۔ رفقاء کے وسیع تر حلقہ کی آراء سے استفادہ کی خاطر توسیعی مشاورت کا اہتمام ہوتا ہے۔ قبل ازیں یہ اجلاس صرف مرکز میں منعقد ہوتا تھا لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ مختلف مقامات کے رفقاء اس میں شرکت نہیں کر پا رہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ رفقاء کی سہولت کے پیش نظر توسیعی مشاورت کا علاقائی سطح پر انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس سال کے دوران کراچی' لاہور' ملتان اور راولپنڈی میں متعلقہ حلقہ جات کے علاقائی اجتماعات کے موقع پر توسیعی مشاورت کے اجلاس منعقد ہوئے۔

☆ ☆ ☆

اور اب رپورٹ کے آخر میں چند اہم اطلاعات اور آئندہ سال کیلئے ہدف کا تعین :

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی میں کمپیوٹر کی تنصیب عمل میں آ چکی ہے۔ یہ کمپیوٹر ہمیں حلقہ عرب امارات کی جانب سے موصول ہوا تھا۔ کمپیوٹر کی تنصیب سے ریکارڈ کو محفوظ کرنے اور اس سے استفادہ کرنے میں خاصی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

ناظم شعبہ نشر و اشاعت جناب اقتدار احمد صاحب نے اپنی بعض مجبوریوں کے باعث

استعفاء دے دیا تھا۔ امیر محترم نے ان کا استعفاء منظور کر لیا اور ان کی جگہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری صاحب کو ناظمِ شعبۂ نشر و اشاعت مقرر کیا۔

توسیع دعوت کی غرض سے تنظیم اسلامی کے بنیادی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر طباعت کا انتظام کیا گیا۔ یہ لٹریچر حلقہ جات کے توسط سے رفقاء کو مہیا کر دیا گیا ہے۔

آئندہ سال کے لئے انفرادی (ذاتی) دعوت کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ نقباء کی خصوصی تربیت گاہوں میں اس کے حوالے سے ٹارگٹ بھی دیا گیا تھا اور اب رفقاء کے دعوتی کام میں سہولت کی خاطر بنیادی لٹریچر بھی فراہم کر دیا گیا ہے۔ آئندہ سال کے لئے ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ہم ہر رفیق کو دعوت کے کام میں لگا سکیں۔ ذاتی رابطہ' آڈیو ویڈیو کیسٹس' پمفلٹ کا پہنچانا' دعوتی لٹریچر کا دینا' یہ تمام ذرائع ذاتی دعوت کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ان ذرائع کو اختیار کرنا اب آپ کا کام ہے۔ ہم اس کے لئے ترغیب و تشویش بھی دلائیں گے اور محاسبہ بھی کریں گے۔ بہرحال اب یہ جان لیجئے کہ آپ کو یہ کام کرنا ہوگا اور اسی میں ہم سب کی آخرت کی بھلائی بھی تو ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار۔

آمین یا ربَّ العَالَمین !!

اطلاع

تحریک خلافت پاکستان کے مرکزی دفتر واقع ۲-اے مزنگ روڈ لاہور میں فیکس مشین نصب کر دی گئی ہے جس کا نمبر 311668 ہے۔

سالانہ رپورٹ
تنظیم اسلامی بیرون پاکستان
(از اکتوبر ۹۳ء تا ستمبر ۹۴ء)

مرتب : سراج الحق سید' ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی بیرون پاکستان

1- مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۶ ستمبر ۹۴ء کے فیصلہ کے مطابق تنظیم اسلامی پیرس کو بھی دوبارہ بیرون پاکستان کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے' لہٰذا اب یہ رپورٹ نارتھ امریکہ' فرانس اور برطانیہ سے متعلق ہے۔

2- <u>تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ (TINA)</u> : گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر رفقاء TINA کی کل تعداد 79 تھی۔ اب TINA میں شامل رفقاء کی کل تعداد 103 ہے۔ ٹورنٹو' کینیڈا کے 16 رفقاء جنہیں اب براہ راست مرکز بیرون پاکستان لاہور رپورٹ کرنے کے لئے کہا گیا ہے' وہ ان 103 رفقاء کے علاوہ ہیں۔

3- سال زیر رپورٹ کے دوران TINA Head Quarters کا رابطہ مرکز بیرون پاکستان لاہور سے مسلسل بھی رہا اور باقاعدہ بھی۔ البتہ امریکہ میں واقع بیشتر تنظیموں اور اسرہ جات کا رابطہ TINA Head Quarters سے صحیح طرح استوار نہیں ہو پایا۔

4- تقریباً وسط جون سے وسط اگست ۹۴ء کے دوران امیر محترم' ناظم اعلیٰ (یعنی راقم)' محترمہ ناظمہ صاحبہ حلقہ خواتین اور نائب ناظم اعلیٰ نے امریکہ کا دورہ کیا۔ اس دورے کا اصل مقصد تو امیر محترم کے قرآن مجید کے "منتخب نصاب نمبر1" کے دروس کی انگریزی زبان میں آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ تھی لیکن ساتھ ہی رفقاء کی تربیت کا

اہم مقصد بھی پیش نظر تھا۔ امیر محترم نے جون کا آخری عشرہ نیویارک کے طول و عرض میں قرآن مجید کے مجوزہ سلسلۂ دروس قرآن کی اہمیت کے بیان میں صَرف کیا اور لوگوں کو اس پروگرام میں شرکت پر آمادہ کیا جبکہ جولائی کا پورا مہینہ منتخب نصاب کی ریکارڈنگ میں صرف فرمایا۔ منتخب نصاب کے دروس کے علاوہ' امیر محترم کے جمعہ کے خطابات کی تفصیل ستمبر ۹۴ء کے میثاق میں شائع ہو چکی ہے۔

5- محترمہ ناظمہ صاحبہ نے اپنا بیشتر وقت حلقہ خواتین کو motivate کرنے' خواتین کے اجتماعات میں شرکت کرنے اور خود درس و خطاب دینے میں صرف کیا۔

6- دن کے اوقات میں رفقاء کے لئے تربیت گاہوں کے دو راؤنڈ ہوئے۔ پہلا یکم تا10 جولائی اور دوسرا 16 تا 24 جولائی۔ پہلی تربیت گاہ میں 19 شرکاء تھے۔ تقسیم اس طرح تھی :

مرکز (امیرTINA)	1
نیویارک نیوجرسی	8
ڈیٹرائٹ (بشمول امیر مقامی تنظیم)	5
ٹورانٹو (چوہدری عبدالغفور صاحب)	1
شکاگو (بشمول امیر مقامی تنظیم)	2
ویسٹ ٹیکساس (ڈاکٹر سعید اختر نقیب اسرہ)★	1
کیلی فورنیا (ڈاکٹر فرخ خان' منفرد رفیق)	1
کل	19

★ (ڈاکٹر سعید اور ڈاکٹر فرخ تربیت گاہ میں باقاعدگی سے شریک رہے اور اپنے سوالات کے ذریعے تربیت گاہ کے پروگراموں کی افادیت کو بڑھانے کا باعث بنے۔)

دوسری تربیت گاہ میں شکاگو سے 6' نیویارک / نیوجرسی سے 5' گویا کل 11

رفقاء شریک ہوئے۔ مانٹریال سے چار رفقاء صرف Week-end کے لئے شریک ہوئے لہٰذا ان کو شرکاء تربیت گاہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

7- ان تربیت گاہوں میں منتخب نصاب نمبر2 کی آیات اور احادیث پر درس نائب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے دیئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے "منہج انقلابِ نبوی ﷺ" "فرائضِ دینی کا جامع تصور" "نظام العمل کے کچھ حصے" "عقائد و عبادات" اور "انجمن، تنظیم اور تحریک کا باہمی تعلق" کے موضوعات پر بھی خطاب کیا۔ ان تربیت گاہوں کا دوسرا حصہ راقم الحروف کے لیکچرز پر مشتمل تھا۔ خاکسار نے

Modren Organization and Its Management

کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل موضوعات پر خطاب کیا :

"What is an organization?", "Decision Making Process", "Management Style" and "Effective Communication"

راقم نے تین اور موضوعات پر بھی خطاب کیا۔ عنوانات تھے : "تنظیم اسلامی ہی کیوں؟" "تنظیم اسلامی میں اختلافات کیسے Resolve کئے جائیں؟" اور "امیرِ محترم کے سیاسی بیانات کی افادیت اور ضرورت"۔ راقم کے یہ تمام لیکچرز انگریزی زبان میں تھے اور ان کے ویڈیو بھی تیار کئے گئے ہیں۔

8- دن بھر کے لیکچرز پر سوال و جواب اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کے لئے پہلی تربیت گاہ میں ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ اور دوسری میں ایک گھنٹے روزانہ کا سیشن نائب ناظم اعلیٰ اور راقم الحروف conduct کرتے تھے۔ اس کے علاوہ راقم نے ڈیٹرائٹ کے علاوہ تربیت گاہوں میں شرکت کرنے والے تمام رفقاء سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں رفقاء کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کے علاوہ تنظیم سے ان کی وابستگی اور ان میں تنظیمی کام کرنے کی صلاحیت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ رفقاء کی شکایات بھی سنی گئیں اور مناسب counselling کی گئی۔

9- غیر رسمی مشاورتی اجتماعات کے علاوہ راقم اور ڈاکٹر سمیع نے TINA کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں بھی شرکت کی۔ اگست کے شروع میں امیر محترم کی صدارت میں رفقاء نیو یارک / نیو جرسی کا ایک بھرپور اجتماع بھی منعقد ہوا۔ امیر محترم نے تنظیمی فیصلوں کا اعلان فرمایا اور رفقاء کو ہدایات دیں۔

TINA میں شامل تنظیموں کا جائزہ

10- تنظیم اسلامی نیویارک نیوجرسی : یہ بیرون پاکستان کی سب سے بڑی مقامی تنظیم ہے اور اس میں رفقاء کی تعداد اس وقت 48 ہے۔ اس کے امیر جناب محمد اسرار خان صاحب ہیں۔ موصوف بڑا جذبہ اور کام کی لگن رکھتے ہیں اور رفقائے تنظیم کو جمع کرنے اور انہیں ساتھ رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لوگوں سے میل ملاقات کرنے کا سلیقہ بھی ہے۔ بہرحال اس وقت اس تنظیم کی سب سے بڑی ضرورت اسے صحیح طریقہ پر organize کرنے اور رفقاء کے جوش و جذبہ کو channelize کرنے کی ہے۔ حال ہی میں نئے شامل ہونے والے رفقاء کے علاوہ 12 رفقاء مقررہ 3% کے حساب سے اعانت دیتے ہیں۔ یہاں یہ تذکرہ مناسب ہو گا کہ TINA کے رفقاء کی طرف سے تحریک خلافت اور مرکزی انجمن کو دی گئی اعانتیں اس 3% کے علاوہ ہوتی ہیں۔

11- تنظیم اسلامی شکاگو : رفقاء کی تعداد 17 ہے۔ امیر جناب نصیرالدین محمود صاحب ہیں۔ ہر کام سلیقہ اور نظم سے کرنے کے عادی ہیں' خصوصاً مالی معاملات میں حساب کتاب کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہیں۔ موصوف اضافی طور پر ٹینا کے ناظم بیت المال (treasurer) بھی ہیں۔ اس تنظیم میں گزشتہ تین ماہ کے دوران کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ دو سینئر رفقاء دعوتی کام تو کرتے ہیں لیکن تاحال یہ کام تنظیم کے پلیٹ فارم سے نہیں ہوتا۔ اس کی ایک وجہ شکاگو میں پرانی TINA کے ex Rufaqua ہیں۔ ناظم اعلیٰ نے اپنی میٹنگز میں اس کمی کی طرف توجہ دلائی ہے۔

12- تنظیم اسلامی ڈیٹرائٹ : یہ تنظیم ایک عرصے سے چھ رفقاء پر stand-still ہے۔ دعوتی کام امیر محترم کے دروس و خطابات کے کیسٹس احباب تک پہنچا کر کیا جاتا ہے۔ رپورٹس میں بھی باقاعدگی ہے اور اعانت کی ادائیگی میں بھی۔ ہمارے بزرگ ساتھی جناب ڈاکٹر رفیع اللہ انصاری صاحب اس تنظیم کے امیر ہیں۔ یہ واحد تنظیم ہے جس کے رفقاء نے 5 کتب اور 10 ویڈیو کی تربیتی assignment مکمل کرلی ہے۔ 6 میں سے 5 رفقاء ماشاء اللہ باقاعدہ اعانت دیتے ہیں۔

13- تنظیم اسلامی ہیوسٹن : کل رفقاء 6 ہیں۔ امیر' ڈاکٹر معین بٹ صاحب ہیں۔ وہ صرف عاملہ کے اجلاس میں شرکت کے لئے ایک دن نیویارک تشریف لا سکے تھے۔ تربیت گاہ میں باقاعدہ شرکت کسی رفیق نے نہیں کی۔ 6 میں سے صرف دو رفیق اعانت دیتے ہیں۔

14- تنظیم اسلامی مانٹریال : اس تنظیم میں رفقاء کی تعداد اب 6 ہے۔ اس تنظیم کے امیر جناب محمد شفیق صاحب (جو TINA کے اندرونی محاسب بھی ہیں) ایک اچھے منتظم ہیں لیکن فی الحال ان کی صلاحیتوں سے مانٹریال کے کچھ اور دینی ادارے بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس تنظیم میں اجتماعات باقاعدگی سے ہوتے ہیں گو اعانت کی ادائیگی میں سستی ہے۔ رفقاء انفرادی سطح پر دعوتی کام کرتے ہیں۔

15- تنظیم اسلامی ٹورانٹو : یہ تنظیم پچھلی رپورٹ میں TINA کی دوسری بڑی تنظیم تھی لیکن اب بدقسمتی سے یہ بدنظمی کا شکار ہو گئی ہے۔ یہاں ان وجوہ کی تفصیل میں جانے کا موقعہ تو نہیں ہے لیکن اس کی بڑی وجہ رفقاء کا دو گروپس میں تقسیم ہو جانا اور انتظامی امور پر اختلاف رائے وغیرہ ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر امیر محترم نے تنظیم اسلامی ٹورانٹو توڑ دی ہے اور رفقاء کو براہ راست ناظم اعلیٰ بیرون پاکستان کو رپورٹ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاحال صرف ایک رفیق کی طرف سے ماہانہ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اور صرف انہی کی دو ماہ کی اعانت بھی موصول ہوئی ہے۔

انگلستان

16- اس سال تنظیم اسلامی کا یہ قافلہ اپنے امیر کی قیادت میں پروگرام کے مطابق امریکہ سے واپسی پر U.K. بھی گیا۔ اس دورے کا اصل مقصد حزب التحریر کے زیر اہتمام عالمی خلافت کانفرنس میں شرکت تھی۔ اس کانفرنس کی رپورٹ اور حزب التحریر کا تعارف امیر محترم کے قلم سے ہی ستمبر ۹۴ء کے میثاق میں شائع ہو چکا ہے۔

17- ۹۴ء کی دوسری سہ ماہی میں امیر محترم نے لندن کی تنظیم dissolve کردی تھی اور رفقاء کو تجدید بیعت کرنے کی ہدایت کی تھی۔ پرانے رفقاء میں سے صرف ایک رفیق کا بیعت نامہ حال ہی میں موصول ہوا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تمام رفقاء خود کو بدستور تنظیم کا رفیق سمجھتے ہیں ان رفقاء کی تعداد 12 ہے اور اس بار امیر محترم کے دورۂ لندن کے موقعہ پر جن حضرات نے بیعت کی ہے ان کی تعداد 14 ہے۔ اس طرح کل تعداد 26 ہو جاتی ہے۔

18- ڈاکٹر عبدالسمیع رفقاء کی تربیت کے خیال سے امریکہ سے امیر محترم سے پانچ روز قبل لندن آگئے تھے۔ ایک تین روزہ تربیت گاہ 6، 8 اور 9/اگست کو منعقد ہوئی جس میں لندن سے صرف ایک رفیق ہی شریک ہو سکے۔ بقیہ 12 شرکاء پیرس سے آئے ہوئے رفقاء اور احباب تھے۔ اس تربیت گاہ میں منتخب نصاب نمبر2 کا درس دیا گیا اور "اسلام کی نشأۃ ثانیہ، کرنے کا اصل کام" اور "اسلام کا انقلابی فکر اور اس سے انحراف کی راہیں نیز اس فکر کی تعمیل و تجدید میں علامہ اقبال کا حصہ" کا مطالعہ کروایا گیا۔ لندن کے رفقاء کے لئے 28 گھنٹے کی ایک mini تربیت گاہ منعقد کی گئی جس میں ڈاکٹر سمیع صاحب نے منتخب نصاب نمبر2 کا درس دیا اور راقم نے دو لیکچر تنظیم کے بارے میں دیئے۔ اس تربیت گاہ میں لندن کے 6 تا 8 رفیق شریک رہے۔ راقم نے خواتین کے اجتماع میں بھی ایک لیکچر دیا۔ اور 12 نئے رفقاء سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ لندن کے رفقاء کو بھی براہ راست ناظم اعلیٰ کو رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی

ہے۔ تاحال صرف چار رفقاء نے ماہ اگست کی رپورٹ بھیجی ہے۔

فرانس

19- جیساکہ عرض کیا گیا فرانس کو حال ہی میں بیرون پاکستان میں دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔ اس میں صرف ایک تنظیم پیرس میں کام کر رہی ہے۔ امیر جناب محمد اشرف صاحب ہیں۔ پیرس سے بھی مزید دو احباب نے لندن میں امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح اب اس کے رفقاء کی تعداد 14 ہو گئی ہے۔ پیرس سے تاحال کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ انہیں یاددہانی کروائی گئی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد
امیر تنظیم اسلامی و داعیٔ تحریک خلافت پاکستان
کی تازہ ترین تالیف

برعظیم پاک و ہند میں
اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل
اور اس سے انحراف کی راہیں

شائع ہو گئی ہے ــــــ جس میں

- اسلام کے ابتدائی انقلابی فکر اور اس میں زوال کی تاریخ کے جائزے کے بعد
- علامہ اقبال کے ذریعے اس کی تجدید اور مولانا آزاد اور مولانا مودودی کے ہاتھوں اس کی تعمیل کی ساعی اور ان کے حاصل' اور
- 'اسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں ناگزیر تدریج اور اس کے تقاضوں' کے علاوہ
- اس فکر سے انحراف کی بعض صورتوں پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے ـــــــــــ!

سفید کاغذ پر ۱۰۴ صفحات' مع دیدہ زیب ہارڈ کور ــــ قیمت فی نسخہ/- ۳۰

سالانہ رپورٹ
تنظیم اسلامی حلقہ خواتین

مرتبہ : بیگم شیخ رحیم الدین

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کو قائم ہوئے تقریباً گیارہ سال ہو چکے ہیں لیکن اس کا باقاعدہ نظم قائم ہوئے تقریباً چار سال ہوئے ہیں۔ اب یہ حلقہ کافی منظم اور فعال ہو گیا ہے جس کی مختصر ارپورٹ نومبر ۹۳ء کے میثاق میں شائع ہو چکی ہے اور اب اس سال کی کارکردگی کا جائزہ حسب ذیل ہے۔

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین میں اِس وقت کل ۳۴۵ رفیقات شامل ہیں۔

سالانہ اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا تیسرا سالانہ اجتماع ۱۵ نومبر ۹۳ء کو قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کی مہمان خصوصی لطف الرحمٰن خان صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ اس میں ۸۰۰ سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ الحمدللہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ حلقہ خواتین نے اس پروگرام کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی اور کافی تعداد میں ہینڈبل تقسیم کئے۔ مرد حضرات نے بھی اس پروگرام کے انتظام میں بھرپور مدد کی۔ چونکہ یہ پورے دن کا پروگرام تھا' اس لئے درمیان میں یعنی دو بجے کھانے اور چائے سے خواتین کی تواضع کی گئی۔

اس اجتماع میں امیر محترم کے ابوظبی والے پروگرام سے استفادہ کیا گیا' جس میں سورۃ العصر کے بنیادی موضوعات شامل ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ خواتین کو یہ بتایا جائے کہ "اخروی خسارے سے نجات" کیسے ممکن ہے۔ دوسری نشست میں امیر محترم کا خطاب تھا' جس میں حلقہ خواتین کی رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی گئی اور اس کے بعد دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

اجتماع میں شریک تمام خواتین میں اجتماع کے بروشر تقسیم کئے گئے اور کتابچہ "راہ نجات" بھی ہدیتاً دیا گیا۔ اس کے علاوہ تحریک خلافت کا معاونت فارم اور خط و کتابت کورس کے فارم بھی شرکاء میں تقسیم کئے گئے۔ حسب معمول کتب' کیسٹس اور حجاب بوتیک کے سٹال بھی لگائے گئے جن میں خواتین نے کافی دلچسپی لی۔

استقبالِ رمضان کے پروگرام

سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی استقبال رمضان کے سلسلے میں پورے لاہور میں حلقہ خواتین کے تحت پروگرام ہوئے۔ تمام اسروں کے علاوہ دو بڑے اجتماعات مرکزی سطح پر ہوئے' ایک حنا پیلس فیصل ٹاؤن میں اور دوسرا قرآن آڈیٹوریم میں۔ دونوں پروگراموں میں مرکز کا بھرپور تعاون تھا' خصوصاً انتظامی معاملات میں مرد حضرات نے بہت تعاون کیا۔

ان دونوں پروگراموں کے علاوہ اسروں کی سطح پر ہونے والے دیگر پروگراموں میں امیر محترم کے تین خطابات کو کتابچوں کی صورت میں شائع کروا کے شریک خواتین میں ہدیتاً تقسیم کیا گیا۔ ان کے عنوانات درج ذیل تھے۔

قرآن مجید کے حقوق اور اس کے عملی تقاضے

روحِ اعتکاف اور لیلۃ القدر

حقیقتِ دعا

ان کتابچوں کی اشاعت کے اخراجات اسرہ نمبر ۲ فیصل ٹاؤن نے ادا کئے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کے شیڈول پر مبنی کیلنڈر بھی تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہے' خواتین نے ان میں نہایت ذوق و شوق سے شرکت کی اور بھرپور استفادہ کیا۔

دعوتی اجتماعات لاہور

لاہور میں اس وقت تقریباً دس سے زائد مقامات پر دعوتی پروگرام ہو رہے ہیں' جن

میں ناظمہ علیا صاحبہ یا ان کی نائب شرکت کرتی ہیں اور درس وغیرہ دیتی ہیں۔ خواتین کی حاضری بعض مقامات پر ۶۰ ۔ ۷۰ ہوتی ہے جبکہ بعض مقامات پر اوسطاً ۲۵ ۔ ۳۰ خواتین شرکت کرتی ہیں۔ الحمدللہ یہ تمام پروگرام باقاعدگی سے جاری ہیں۔ ماہانہ مرکزی دعوتی پروگرام جو قرآن اکیڈمی میں ہوتا ہے' اس میں بھی تنظیم میں شامل رفیقات کی اکثریت شرکت کرتی ہے اور حاضری تقریباً ۸۰ سے ۱۵۰ تک ہوتی ہے۔

اسرہ جات لاہور

لاہور میں رفیقات کی کل تعداد تقریباً ۱۵۰ ہے۔ گزشتہ سال کے دوران یہاں اسروں کی تعداد ۹ تھی لیکن اسروں میں رفیقات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ان کی نئی تقسیم کی گئی۔ چنانچہ اب لاہور میں کل ۱۳ اسرے قائم ہیں۔ یعنی اسرہ نمبر ۲ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ایک نیا اسرہ حسن ٹاؤن میں بھی قائم ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسرہ نمبر ۶ کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح نئے اسرے' ان میں رفیقات کی تعداد اور نقیبات کے نام حسب ذیل ہیں :

اسرہ نمبر ۱۰ میں پانچ رفیقات ہیں' ان کی نقیبہ بیگم ڈاکٹر ابصار صاحبہ ہیں۔

اسرہ نمبر ۱۱ میں ۱۸ رفیقات ہیں اور ان کی نقیبہ مسز کلیم اللہ ہیں۔

اسرہ نمبر ۱۲ میں ۱۵ رفیقات ہیں' نقیبہ مسز راشد صاحبہ ہیں۔

اسرہ نمبر ۱۳ میں ۶ رفیقات ہیں اور نقیبہ بیگم ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحبہ ہیں۔

تمام اسروں میں خصوصی تنظیمی اجتماعات ہو رہے ہیں' جن میں سے کچھ ماہانہ بنیاد پر ہوتے ہیں اور کچھ اسروں میں پندرہ روزہ۔ تمام پروگراموں میں رفیقات کی حاضری تسلی بخش ہے۔ اسروں سے منسلک رفیقات ۱۲۶ ہیں' جبکہ ۲۴ منفرد رفیقات ہیں۔ اس طرح لاہور میں رفیقات کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ لاہور کی تقریباً ۸۴ فیصد رفیقات اعانت باقاعدگی سے ادا کر رہی ہیں۔

سہ ماہی تربیتی پروگرام

رفیقات کا تربیتی اجتماع جو ہر تین ماہ بعد ہوتا ہے اس عرصے کے دوران صرف دو مرتبہ

ہو سکا۔ اس کی ایک وجہ تو سالانہ اجتماع کا انعقاد تھا' پھر رمضان المبارک کی آمد اور استقبال رمضان کے پروگرام' اور اس کے بعد ناظمہ علیا صاحبہ کی بیرون ملک روانگی کی وجہ سے یہ پروگرام باقاعدگی سے نہ ہو سکے۔ ماہ مئی ۹۴ء میں نقیبات اور نئی شامل ہونے والی رفیقات کی خصوصی میٹنگ ہوئی تاکہ باہم تعارف ہو سکے اور انہیں نظم کی پابندی سے متعلق ہدایات وغیرہ دی جائیں۔

اس کے بعد ستمبر ۹۴ء میں یہ پروگرام بہت اچھے طریقے پر ہوا۔ رفیقات کو "مطالباتِ دین" کے متعلق ناظمہ علیا صاحبہ نے بہت اچھے انداز میں سمجھایا۔ اس کے علاوہ بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت سے متعلق بھی تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں اور بے جا رسوم و رواج کے حوالے سے نہایت پر اثر گفتگو ہوئی۔ مزید بر آں نظام العمل کے تحت رفیقات کی ذمہ داریاں اور بیعت کے تقاضے سمجھائے گئے۔ الحمد للہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

مرکزی دفتر حلقہ خواتین لاہور

حلقہ خواتین کا دفتر جو پہلے امیر محترم کے مکان سے متصل ایک کمرے میں تھا جہاں جگہ کی کمی کے باعث کام صحیح طور پر انجام نہیں پا رہے تھے' اب خواتین ہال سے متصل حصے میں منتقل ہو گیا ہے۔ یہ جگہ خوب کشادہ ہے۔ اس کی تزئین و آرائش کے انتظامات اور فرنیچر کی فراہمی کے لئے حلقہ خواتین جناب سراج الحق سید صاحب کا ممنون ہے جن کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے یہ کام نہایت احسن طریقے پر اور مختصر وقت میں انجام پا گیا۔ اب آفس کے کشادہ ہونے کے باعث کام میں کافی بہتری اور آسانی پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ اب حلقہ خواتین کے دفتر میں باقاعدگی سے کام ہو رہا ہے۔

تنظیمی کام کے بڑھ جانے کے باعث مزید رفیقات کا تعاون بھی حاصل کیا گیا ہے اور مختلف کاموں کو منظم طور پر تقسیم کر کے ان میں سے ہر ایک کو مختلف ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ ناظمہ علیا صاحبہ اور نائب ناظمہ علیا صاحبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل رفیقات کو ذمہ داریاں دی گئیں ہیں : ناظمہ آفس' بیگم شیخ رحیم الدین صاحبہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ لاہور

شہر کی ناظمہ پہلے بیگم عارف رشید صاحبہ تھیں 'اب ان کی جگہ بیگم ڈاکٹر نجیب صاحبہ کو ناظمہ شہر مقرر کیا گیا ہے اور بیگم ڈاکٹر عارف رشید صاحبہ کو ناظمہ بیت المال کی ذمہ داری دی گئی ہے جو اعانتوں کی آمد اور حلقہ خواتین کے اخراجات کا حساب کتاب رکھیں گی۔ اس کے علاوہ دیگر دفتری امور میں معاونت کے لئے مندرجہ ذیل رفیقات بھرپور تعاون کر رہی ہیں : (i) شگفتہ اعظم صاحبہ (ii) عاتکہ گل صاحبہ (iii) بیگم سردار اعوان صاحبہ (iv) بیگم عبدالرزاق صاحبہ۔ بیرون ملک امور کی ناظمہ امت الحی صاحبہ ہیں۔ مندرجہ بالا تمام رفیقات بغیر کسی معاوضہ کے کام کر رہی ہیں 'اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی مساعی کو قبول فرمائے 'آمین۔

آفس ہفتے میں دو دن یعنی پیر اور بدھ کے روز صبح گیارہ تا ایک بجے کھلتا ہے 'لیکن عموماً دو بج جاتے ہیں۔ حسب ضرورت ان دنوں کے علاوہ بھی آفس میں کام ہوتا ہے۔ اس عرصے کے دوران رفیقات سے رابطہ کے لئے خطوط کی ترسیل کا کام باقاعدگی سے جاری رہا۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر ۳۰۰ سے زائد دعوتی خطوط روانہ کئے گئے۔ استقبال رمضان کے سلسلے میں جو پروگرام ہوئے اس کے ۴۰۰ سے زائد دعوت نامے بذریعہ ڈاک عام خواتین اور رفیقات کو بھیجے گئے۔ اس کے علاوہ ۲۵۰ تنظیمی رفیقات کو خطوط روانہ کئے گئے۔ نئی شامل ہونے والی رفیقات سے فوری رابطہ کر کے انہیں نصاب اور ماہانہ رپورٹ بک وغیرہ روانہ کی گئی۔ اندرون ملک و بیرون ملک کی منفرد رفیقات سے بھی بذریعہ خطوط رابطہ کیا گیا اور انہیں نظم کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دفتر میں ڈاک کی آمد تقریباً ۸۰ رہی۔ مرکز کی جانب سے تمام رفیقات کی ماہانہ انفرادی رپورٹ پر محاسبہ 'جو سہ ماہی ہوتا ہے 'مکمل ہو چکا ہے اور تقریباً سب کو دیا جا چکا ہے 'سوائے کراچی کے۔ ان شاءاللہ ان کو بھی جلد ہی روانہ کر دیا جائے گا۔ بیرون ملک کینیڈا کے اسرے پر بھی محاسبہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور اندرون ملک منفرد رفیقات اور اسرہ سرگودھا کی نقیبہ کو بھی محاسبہ مکمل کر کے روانہ کیا جا چکا ہے۔

<u>اندرون ملک منفرد رفیقات</u> کی تعداد تقریباً ۲۵ ہے 'جن میں سے ۱۲ فعال ہیں 'اس لحاظ سے کہ وہ صرف ماہانہ رپورٹ پُر کر کے بھیجتی ہیں اور چند ایک ماہانہ اعانت ادا کرتی

ہیں۔ باقی کا مرکز سے بالکل رابطہ نہیں ہے۔ بارہا یاددہانی کے خطوط روانہ کئے گئے لیکن ان کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔ اندرون ملک منفرد رفیقات کی مختصرا تفصیل حسب ذیل ہے : فیصل آباد میں ۳ رفیقات ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد میں ۸ رفیقات ہیں۔ سوات' دیر' وہاڑی' کوئٹہ اور باجوڑ ایجنسی میں ایک ایک رفیقہ ہیں۔ پشاور میں ۲ رفیقات ہیں۔ ڈی جی خان میں ۳ رفیقات ہیں۔

سرگودھا میں اسرہ تو قائم ہے لیکن باقاعدہ نصاب کے تحت پروگرام نہیں ہو رہا۔ نقیبہ صاحبہ اپنے طور پر پروگرام کر رہی ہیں' جس میں روزانہ ترجمۂ قرآن کی کلاسیں اور مختلف اوقات میں خواتین کے دیگر پروگرام ہو رہے ہیں۔ نقیبہ صاحبہ کی اور چند دوسری رفیقات کی اعانت پابندی سے آتی ہے مگر رپورٹ نہیں آ رہی۔

حلقہ خواتین کراچی

کراچی میں گزشتہ سال کے دوران چار اسرے قائم تھے اور ان کی رفیقات کی تعداد ۶۵ تھی' جو اب بڑھ کر ۸۷ ہو گئی ہے۔ ابھی حال ہی میں امیر محترم کے مشورے سے اور ناظمہ شہر کراچی کی سہولت کے پیش نظر اسروں کی نئی تقسیم ہوئی ہے' چنانچہ ڈیفنس کے اسرہ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے' یعنی اسرہ ڈیفنس' اسرہ کلفٹن اور اسرہ سولجر بازار۔ اسرہ ڈیفنس کی نقیبہ حسب سابق ہیں' اسرہ کلفٹن کی نقیبہ مسز فریدہ احمد ہیں جبکہ سولجر بازار کے اسرہ کی نقیبہ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ باقی اسرے حسب معمول کام کر رہے ہیں۔

سالانہ علاقائی اجتماع کراچی

حلقہ خواتین کراچی کی جانب سے پہلا سالانہ اجتماع ۹/ اپریل کو گلشن اقبال میں ہوا۔ اس میں ۳۰۰ خواتین نے شرکت کی۔ نائب ناظمہ علیا تنظیم اسلامی پاکستان کی بھرپور دلچسپی اور انتھک محنت کے باعث یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ رفیقات اور مقامی ناظمہ صاحبہ نے بھی بھرپور تعاون کیا۔

تنظیم اسلامی کراچی کے مرد حضرات خصوصاً نسیم الدین صاحب نے انتظامی معاملات میں بھرپور تعاون کیا۔ یہاں بھی لاہور ہی کی طرح سورۃ العصر کے چاروں مضامین پر

پروگرام ہوا جس کے لئے رفیقات نے بھرپور تیاری کی۔ آخر میں نائب ناظمہ علیا صاحبہ نے "اخروی خسارے سے نجات کیسے ممکن ہے؟" کے موضوع پر اثر انگیز تقریر کی۔

اس اجتماع میں کتابچہ راہِ نجات اور بروشر شائع کروا کر تقسیم کئے گئے۔ اجتماع کو کامیاب بنانے اور اخراجات کے سلسلے میں بھی خواتین نے خصوصی تعاون کیا' جس کی بناء پر تمام کام احسن طور پر انجام پائے۔ خواتین کے لئے ریفرشمنٹ کا بھی انتظام تھا۔ کتب' کیسٹس اور حجاب بوتیک کے سٹال بھی لگائے گئے تھے جس سے خواتین نے کافی استفادہ کیا۔ الحمد للہ یہ پہلا اجتماع بہت کامیاب رہا۔

رپورٹ بیرون ملک

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین نیویارک' نیوجرسی اور کینیڈا کا قیام ۹/اور ۱۰/اکتوبر ۹۳ء کو ہونے والے کل شمالی امریکہ کے اجتماع میں عمل میں آیا جو ٹورنٹو کینیڈا میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر محترمہ ناظمہ علیا صاحبہ بھی موجود تھیں' چنانچہ ان کی کوششوں سے یہاں حلقہ خواتین کو منظم کرنے کا موقع ملا۔

امیر محترم کے حالیہ دورے کے موقع پر بھی محترمہ ناظمہ علیا صاحبہ ان کے ہمراہ تھیں۔ اس مرتبہ یہ پروگرام امریکہ اور لندن میں ہوئے جہاں پر کافی پُراثر پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ کئی نئی خواتین نے تنظیم میں شمولیت اختیار کی اور مزید شمولیت متوقع ہے۔ فی الحال بیرون ملک حلقہ خواتین کی جانب سے تفصیلی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ بیرون ملک تین ناظمات کا تقرر بھی کیا گیا ہے۔ کینیڈا میں مسز عبدالغفور صاحبہ کو ناظمہ بنایا گیا ہے جبکہ امریکہ کی ناظمہ مسز محصنہ اسرار خان صاحبہ اور لندن کی ناظمہ مسز ظہور الحسن صاحبہ ہوں گی۔

امریکہ میں خواتین کے ۱۰ بھرپور پروگرام ہوئے۔ ناظمہ علیا حلقہ خواتین نے خصوصی درس دیئے' جن سے رفیقات کو کافی فائدہ ہوا اور اکثر نے پردے کا خاص اہتمام کرنا شروع کر دیا ہے۔ رفیقات کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا' پہلے امریکہ میں ۱۸ رفیقات تھیں جبکہ اب یہ تعداد ۴۰ ہو گئی ہے۔ آئندہ مزید شمولیت متوقع ہے۔ امریکہ کے پروگراموں میں

شرکت کے لئے کینیڈا سے مسز عبدالغفور صاحبہ مع فیملی کے آئی ہوئی تھیں۔ کینیڈا میں بھی پہلے دو اسرے قائم تھے' اب مزید کی توقع ہے۔ جلد ہی ان کی جانب سے تفصیلی رپورٹ مل جائے گی۔ اسی طرح لندن میں بھی خواتین کے چھ پروگرام ہوئے' ان میں بھی ناظمہ علیا صاحبہ نے خصوصی درس دیئے اور سورۃ الاحزاب اور سورۃ النور کے حوالے سے ستر و حجاب کے احکامات بھی بتائے' جن کا رفیقات پر کافی اثر ہوا اور انہوں نے پردے کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ یہاں پہلے صرف تین رفیقات تھیں' اب بڑھ کر یہ تعداد ۱۳ ہو گئی ہے۔ امریکہ' کینیڈا اور لندن سے اعانت بھی باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہے۔

جدہ کے اسرے میں ۸ رفیقات شامل ہیں۔ یہاں کی نقیبہ بیگم فہیم صدیقی صاحبہ نہایت محنت اور شوق سے کام کر رہی ہیں اور پروگراموں کو نصاب کے مطابق چلا رہی ہیں۔ ان کے اسرے کی جانب سے اعانت بھی باقاعدگی سے آ رہی ہے۔ ابوظبی میں بھی ۹ خواتین ہیں۔ اسرہ کی سطح پر باقاعدگی سے پروگرام ہو رہے ہیں اور اعانت بھی پابندی سے وصول ہو رہی ہے۔ اسی طرح شارجہ میں پہلے صرف ایک رفیقہ تھیں' اب دو اور رفیقات شامل ہوئی ہیں' امید ہے کہ یہاں بھی اسرہ قائم ہو جائے گا۔ ابوظبی میں امیر محترم کے داخلے پر پابندی سے حلقہ خواتین پر بھی اثر پڑا' ورنہ اگر وہاں بھی ناظمہ علیا صاحبہ کے پروگرام ہوتے تو متحدہ عرب امارات میں کام کو آگے بڑھانے میں کافی مدد ملتی اور یہاں بھی حلقہ خواتین فعال ہوتا۔

اعانتیں

حلقہ خواتین کی تمام آمدنی کا ذریعہ اعانتیں ہیں جو اندرون ملک و بیرون ملک کی رفیقات کی طرف سے وصول ہوتی ہیں۔ حلقہ خواتین اپنے اخراجات پورے ہونے کے بعد باقی بچ جانے والی رقوم گاہے گاہے مرکز میں جمع کرواتا رہتا ہے۔

یہ تھی حلقہ خواتین کی ایک سال کی کارکردگی کی رپورٹ۔ دعا ہے کہ حلقہ خواتین مزید منظم ہو اور خواتین کی روحانی تربیت اچھی طرح سے ہو سکے تاکہ وہ معاشرے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

عالمِ عیسائیت میں
اسلام کی دعوت و تبلیغ کا صحیح نہج
قیصرِ روم کے نام آنحضورؐ کے نامۂ مبارک کی روشنی میں

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ۱۹/ اگست، ۲۶/ اگست اور ۲/ ستمبر کے اجتماعات جمعہ (مسجد دار السلام لاہور) میں ۷/ اگست ۹۴ء کو لندن کے سب سے بڑے آڈیٹوریم "ویمبلے ایرینا" میں منعقد ہونے والی "اولین عالمی احیاء خلافت کانفرنس" کے مختصر حالات ارشاد فرمائے تھے اور اس کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کرنے والی تنظیم "حزب التحریر" کا تاریخی پس منظر و پیش منظر بھی بیان فرمایا تھا اور موجودہ دور میں عالم اسلام میں جو احیائی تحریکیں مصروف عمل ہیں ان میں اپنے افکار و نظریات اور اپنے موقف و طریق کار کے اعتبار سے "حزب التحریر" کا جو مخصوص مقام و مرتبہ ہے نیز تنظیم اسلامی کے ساتھ اس کی جو مشابہت یا مماثلت ہے اس کی وضاحت کی تھی۔ مزید بر آں ان دونوں تحاریک کے مابین نظریاتی بالخصوص طریق کار کے ضمن میں جو چند اختلافات ہیں ان پر بھی گفتگو فرمائی تھی۔۔۔۔ یہ تینوں "خطاباتِ جمعہ" ماہنامہ میثاق کے ستمبر و اکتوبر ۹۴ء کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔

ان نکات کا ذکر کرتے ہوئے کہ جن میں امیر تنظیم کو حزب التحریر سے اختلاف ہے امیر محترم نے یہ بات زور دے کر کہی تھی کہ انگلستان میں مقیم حزب التحریر کے قائدین کا یہ کہنا کہ ہم یہاں انگلستان میں خلافت قائم نہیں کرنا چاہتے، اسلام کی صحیح ترجمانی نہیں ہے۔ اسلام پورے عالمِ انسانیت کے لئے ایک پیغام ہے۔ یہ زمین کل کی کل اللہ کی ہے لہٰذا پوری زمین پر خلافت کے پرچم کو لہرانا مسلمانوں کے پیش نظر ہونا چاہئے۔ بالخصوص عیسائی دنیا کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے ماحول بہت سے اعتبارات سے نہایت سازگار ہے۔ اس ضمن میں اپنے موقف کو امیر تنظیم نے سورۂ آل عمران کی آیت ۶۴

کے حوالے سے نہایت مدلل انداز میں پیش فرمایا۔ (اکتوبر کے میثاق میں یہ پوری بحث شائع ہو چکی ہے۔)

اسی دوران اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ راقم، محترم ڈاکٹر صاحب کی "منہج انقلابِ نبوی ؐ" کتاب کا کتابت کی اغلاط کی تصحیح کے لئے مطالعہ کر رہا تھا۔ یہ کتاب فلسفہ انقلاب کے نقطۂ نظر سے سیرت النبی ﷺ کے اجمالی مطالعہ کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب کے دس خطبات پر مشتمل ہے۔ اس کا خطاب دہم "بیرونِ عرب، انقلاب محمدی ؐ کی توسیع و تصدیر" کے موضوع سے متعلق ہے کیونکہ حضور ﷺ پوری نوع انسانی کے لئے رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے تھے بفحوائے آیتِ قرآنی: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا۔ اس خطاب میں موصوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے اس دور کا تفصیل سے بیان کیا ہے جس میں فتح خیبر کے بعد ۷ھ کے اوائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت کے بین الاقوامی مرحلہ کا آغاز فرمایا تھا اور ان نامہ ہائے گرامی کا تذکرہ بھی کیا ہے جو حضور ؐ نے مختلف اصحاب ؓ کے ہاتھ "الاقرب فالاقرب" کے لحاظ سے آس پاس کے علاقوں کے حکمرانوں اور سرداروں کو ارسال فرمائے تھے۔۔ اس میں آپ ؐ کے اس گرامی نامہ کا تفصیل سے بیان ہے جو قیصر روم کے نام ارسال فرمایا تھا۔۔۔ اس نامۂ مبارک میں سورۂ آل عمران کی آیت ۶۴ کا بھی حوالہ ہے لہٰذا افادۂ عام کے لئے خطاب کے اس حصہ سے چند اقتباسات پیش خدمت کئے جا رہے ہیں جو قیصر روم کے نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک سے متعلق ہیں۔ (ج۔ر)

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ یہ نامۂ مبارک لے کر قیصر کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اُس وقت قیصرِ روم یروشلم (بیت المقدس) آیا ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی ؓ حضور ﷺ کا گرامی نامہ لے کر وہاں پہنچ گئے....

قیصر روم کا طرز عمل

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جب قیصر کو پہنچا تو چونکہ وہ خود

تورات و انجیل کا عالم تھا لہٰذا خط پڑھتے ہی وہ جان گیا کہ یہ وہی آخری رسول ہیں کہ جن کی بعثت کی ہمارے یہاں پیش گوئیاں موجود ہیں.... نامہ مبارک پڑھ کر قیصر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ "میں سمجھتا تھا کہ آخری نبی کا ظہور شام میں ہو گا' مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ بعثت عرب میں ہو گی"---- نبی اکرم ﷺ کا نامہ مبارک پڑھ کر اور آپ' کو پہچان کر قیصر کا جو طرز عمل سامنے آتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ اگر میری پوری مملکت ایمان لے آئے تو گویا ہم اجتماعی طور پر مسلمان ہو جائیں گے اور اس طرح میری مملکت بھی قائم رہے گی اور میری حکومت بھی.... لیکن بادشاہ بھی تو تمام انسانوں کی طرح کا ایک انسان ہوتا ہے۔ اس کی بادشاہت تو عمائدین سلطنت اور دس ہزاری' بیس ہزاری' تیس ہزاری منصب داروں اور امراء (Lords) کے بل پر قائم ہوتی ہے۔ اس کے لئے اس نے یہ تدبیر کی کہ ایک عالی شان دربار منعقد کیا۔ اس موقع پر بیت المقدس (یروشلم) میں اس کے جو اعیان و عمائدینِ مملکت اور سپہ سالار موجود تھے' ان سب کو جمع کیا۔ پھر بطارقہ' قِسِیسِین اور احبار و رہبان کی صفیں لگوائیں۔

قیصر کا دربار

اسی موقع پر ابو سفیان ایک تجارتی قافلے کے ساتھ یروشلم آئے ہوئے تھے۔ وہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے---- قیصر نے ان کو ان کے ہمراہیوں کے ساتھ دربار میں بلالیا۔ پہلے تو قیصر نے دربار میں نبی اکرم ﷺ کا نامۂ مبارک پڑھوایا اور اس کا ترجمہ و مفہوم تمام درباریوں کو سنوایا---- اس موقع پر میں چاہوں گا کہ حضور ﷺ کا یہ نامہ مبارک آپ حضرات کو کتاب میں سے مع ترجمہ پڑھ کر سنا دوں---- اس نامہ گرامی کا متن ابن ہشام اور طبری نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور بحمد اللہ یہ نامہ مبارک اپنی اصل حالت میں اب بھی قسطنطنیہ کے عجائب خانہ میں موجود ہے۔

حضور ﷺ کا نامۂ مبارک

حضور ﷺ نے تحریر کرایا :

"مِن محمدٍ عبدِ اللّٰہ ورسولہٖ الی ھرقل عظیم الروم' سلامٌ

علٰی من اتبع الهدٰی' اما بعد فانی ادعوك بدعایة الاسلام' اَسلِم تَسْلِم یؤتك اللّٰه اجرك مرتین فان تولیتَ فانّ علیك اثمَ الاریسیین' وَ یَااَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ"

"(یہ خط) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' ہرقل کے نام ہے جو روم کا رئیس اعظم ہے۔ سلامتی ہے ہر اس شخص کے لئے جس نے ہدایت (ربانی) کی پیروی کی۔ اس کے بعد (اے رئیس اعظم!) میں تجھے دعوتِ اسلام کی طرف بلاتا ہوں' اسلام قبول کرلے تو تُو سلامت رہے گا (بلکہ) اللہ تعالیٰ تجھے دہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تو نے (قبول کرنے سے) اعراض کیا (تو نہ صرف تو اکیلا مجرم ٹھہرے گا بلکہ) اہل ملک کا گناہ (بھی) تیرے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف پیش قدمی کرو جو ہمارے اور تمہارے مابین مساوی ہے (وہ) یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کریں اور نہ ہی ہم اس ہستی کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں' اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو (اپنا) پروردگار تسلیم کرے' پس اگر وہ (اہل کتاب دعوتِ اسلام کو قبول کرنے سے) اعراض کریں تو (اے مسلمانو!) تم (انہیں) کہہ دو کہ (اے اہل کتاب ہمارے معاملہ میں) تم گواہ رہو کہ ہم تو (ہر حال میں اس دعوت پر) سرِ تسلیم خم کردینے والے ہیں۔"

نامۂ مبارک کے چند نکات

نامہ مبارک میں حضور ﷺ نے جو بات رقم کرائی کہ "یؤتكَ اللّٰهُ اجرك مرَّتَین" تو حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اہل کتاب میں سے جو مجھ پر ایمان لاتا ہے' اسے اللہ دوہرا اجر دیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ پہلے نبیوں اور رسولوں کو ماننے والا بھی تھا اور اب وہ مجھ پر بھی ایمان لے آیا ہے --- آگے جو حصہ ہے کہ "فَاِنْ تولیتَ فان علیك اثم الاریسیین" ---- تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک

شخص کی حیثیت ایسی ہوتی ہے' جیسے قیصر روم کی تھی کہ اگر وہ ایمان لے آتا تو چاہے پوری رعیت ایمان نہ لاتی لیکن لاکھوں لوگ تو ایمان لے آتے' تو ان کا اجر بھی اس کے حصے میں آتا۔ لیکن اس نے روگردانی کی جس کے باعث رومی دولتِ ایمان سے محروم ہو گئے تو ان کا وبال بھی قیصر کے حصے میں آئے گا۔ اس لئے کہ کسی ملک' کسی قوم' کسی قبیلے کے سربراہ کفر پر اڑے رہیں تو وہ دعوتِ اسلامی کی راہ میں سنگِ گراں ثابت ہوتے ہیں۔ جو بھی نظامِ باطل کسی جگہ قائم ہوتا ہے تو وہ نظام حق کے راستہ کی سب سے بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ لہٰذا حضورؐ نے اس بات کو ایک مختصر سے جملے میں نہایت بلاغت و فصاحت کے ساتھ سمو دیا ---- اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سورۂ آل عمران کی آیت ۶۴ اپنے نامۂ مبارک میں درج کرائی ہے۔ اکثر اہلِ علم کی رائے ہے کہ قرآن مجید میں اہل کتاب کو توحید کی دعوت اور اسلام کا پیغام دینے کے جتنے بھی اسالیب آئے ہیں ان میں اس آیت کا اسلوب نہایت بلیغ اور مؤثر ترین ہے۔ نجران سے جب عیسائی احبار و رہبان کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسلام کی دعوت سمجھنے کے لئے آیا تھا تو اس موقع پر حضورؐ پر جو وحی نازل ہوئی تھی' اسی میں یہ آیت مبارکہ بھی شامل ہے۔ اس سے اس کی عظمت' اس کے جلال' اس کی تاثیر اور اس کے محکم ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس موقع پر میں چاہوں گا کہ اس آیت مبارکہ کے اس حصہ "وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" ---یعنی "ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب نہ بنا لے" کے ضمن میں ایک نکتہ عرض کرتا ہوں۔ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو رب بنایا جاتا ہے ان میں مذہبی رب بھی ہوتے ہیں' جیسے اصنام اور مظاہرِ قدرت کی پرستش' اوتار اور حلول کے اور اسی نوع کے دوسرے عقائد ---- اور سیاسی نوعیت کے رب بھی ہوتے ہیں' یعنی جسے بھی اللہ کے سوا مختار و مطاعِ مطلق تسلیم کر لیا جائے' وہی تسلیم کرنے والوں کا رب ہے۔ درحقیقت فرعون و نمرود نے خدائی کا دعویٰ اسی اعتبار سے کیا تھا کہ وہ بادشاہ اور حاکمِ مطلق ہیں' اسی لئے وہ اپنی رعیت کے رب اور خدا ہیں۔ یہ دراصل سیاسی شرک ہے۔ آج جو لوگ عوام کی مطلق حاکمیت کے نظریہ کے حامی اور پرچارک ہیں وہ اسی سیاسی شرک میں مبتلا ہیں لیکن عظیم اکثریت کو اس کا شعور حاصل نہیں ہے۔

قیصراور ابو سفیان کامکالمہ

اس کے بعد قیصراور ابو سفیان کے مابین جو مکالمہ ہوا وہ میں آپ کو ابھی علامہ شبلیؒ کی سیرت النبی ﷺ کی جلد اول سے پڑھ کر سناؤں گا۔ اس مکالمہ پر غور کریں تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان سے بالکل اسی انداز میں جرح کی جیسے وکلاء بحث کرتے ہوئے حقائق و دلائل کو واضح کرنے کے لئے اس نوع کے سوالات کرتے ہیں جنہیں "Suggestiv Questions" کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسے سوالات کرنا کہ جن کے جوابات کے ذریعے از خود جرح کرنے والے کے موقف کی تائید ہوتی چلی جائے اور بات اس انداز میں کھل کر سامنے آجائے کہ سامعین کے لئے حق کو پہچان لینا بالکل آسان ہو جائے۔ ابو سفیان سے ہرقل نے جس گہرائی کے ساتھ سوالات کئے ہیں' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس پایہ کا عالم تھا اور یہ کہ وہ حضورؐ کو نبی آخر الزمان کی حیثیت سے پہچان چکا تھا۔ ایک بات اور بتادوں۔ ابو سفیان (رضی اللہ عنہ) کا ایک قول ملتا ہے جو ایمان لانے کے بعد کاہے کہ خدا کی قسم' اس مکالمہ کے دوران کئی بار میرا جی چاہا کہ میں جھوٹ بول دوں' اس لئے کہ قیصر کے سوالات مجھے گھیرتے چلے جارہے تھے اور میں محسوس کر رہا تھا کہ میرے پاؤں تلے سے زمین کھسک رہی ہے' لہٰذا میں نے کئی بار سوچا کہ جھوٹ بول دوں۔ لیکن میں نے سوچا کہ میرے ساتھی کیا کہیں گے کہ قریش کا اتنا بڑا سردار جھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ میں اس وجہ سے جھوٹ نہیں بول سکا۔ اس بات سے عربوں کی ایک مزاجی خصوصیت سامنے آتی ہے کہ بے شمار برائیوں کے باوجود ان میں چند اعلیٰ انسانی اوصاف موجود تھے۔۔۔ مکالمہ ملاحظہ فرمائیے :

قیصر۔۔۔ مدعیٔ نبوت کا خاندان کیسا ہے؟

ابو سفیان۔۔۔۔ شریف ہے۔

قیصر۔۔۔ اس خاندان میں کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟

ابو سفیان۔۔۔۔ نہیں!

قیصر--- اس خاندان میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟

ابو سفیان--- نہیں!

قیصر--- جن لوگوں نے یہ مذہب قبول کیا ہے' وہ کمزور لوگ ہیں یا صاحب اثر؟

ابو سفیان--- کمزور لوگ ہیں۔

قیصر--- اس کے پیرو بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟

ابو سفیان--- بڑھتے جاتے ہیں۔

قیصر--- کبھی تم لوگوں کو اس کی نسبت جھوٹ کا بھی تجربہ ہے؟

ابو سفیان--- نہیں!

قیصر--- وہ کبھی عہد و قرار کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے؟

ابو سفیان--- ابھی تک تو نہیں کی' لیکن اب جو نیا معاہدۂ صلح ہوا ہے اس میں دیکھیں وہ عہد پر قائم رہتا ہے یا نہیں۔

قیصر--- تم لوگوں نے اس سے کبھی جنگ بھی کی؟

ابو سفیان--- ہاں!

قیصر--- نتیجہ جنگ کیا رہا؟

ابو سفیان--- کبھی ہم غالب آئے اور کبھی وہ۔

قیصر--- وہ کیا سکھاتا ہے؟

ابو سفیان--- کہتا ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو' کسی اور کو خدا کا شریک نہ بناؤ' نماز پڑھو' پاکدامنی اختیار کرو' صلہ رحمی کرو۔

اس مکالمہ پر قیصر کا تبصرہ

علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں کہ اس مکالمہ کے بعد قیصر نے مترجم کے ذریعے سے تبصرہ کیا:

"تم نے اس کو شریف النسب بتایا' پیغمبر اچھے خاندانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ تم نے کہا کہ اس کے خاندان سے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا' اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ خاندانی خیال کا اثر ہے۔ تم تسلیم کرتے ہو کہ اس کے خاندان میں کوئی

بادشاہ نہ تھا' اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ اس کو بادشاہت کی ہوس ہے۔ تم مانتے ہو کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا' جو شخص آدمیوں سے جھوٹ نہیں بولتا' وہ خدا پر کیوں کر جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ کمزوروں نے اس کی پیروی کی ہے (تو) پیغمبروں کے ابتدائی پیرو ہمیشہ غریب ہی لوگ ہوتے ہیں۔ تم نے تسلیم کیا کہ اس کا مذہب ترقی کرتا جاتا ہے' سچے مذہب کا یہی حال ہے کہ بڑھتا جاتا ہے۔ تم تسلیم کرتے ہو کہ اس نے کبھی فریب نہیں کیا' پیغمبر کبھی فریب نہیں کرتے۔ تم کہتے ہو کہ وہ نماز اور تقویٰ و عفاف کی ہدایت کرتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو میری قدم گاہ تک اس کا قبضہ ہو جائے گا۔ مجھے یہ ضرور خیال تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ عرب میں پیدا ہو گا۔ اگر میں وہاں جا سکتا تو خود اس کے پاؤں دھوتا۔"

یہ ہے ہرقل روم کا تبصرہ جو کتبِ سیَر میں محفوظ ہے۔ OO

امیر تنظیمِ اسلامی کے مالی و معاشی کوائف پر مشتمل مفصل مضمون

حسابِ کم و بیش

اب کتابچے کی صورت میں دستیاب ہے!

صفحات ۶۴ قیمت اشاعتِ عام -/۶ روپے' اشاعتِ خاص (سفید کاغذ) -/۱۰ روپے

شائع کردہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن' ۳۶۔کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور

قندِ مکرر

سورۂ تغابن کا درس
میری زندگی کے رخ کو معیّن کرنے میں فیصلہ کُن ثابت ہوا
تنظیم اسلامی کے بارے میں بزرگ رفیق شیخ جمیل الرحمٰن صاحب کے تاثرات

تنظیم اسلامی پاکستان کے سولہویں سالانہ اجتماع' منعقدہ ۲۲ فروری ۱۹۹۱ء بمقام لاہور' کے موقع پر جس میں پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی چند رفقاء شریک ہوئے تھے' "ندائے خلافت" کے نمائندہ نے (جو اس وقت "ندا" کے نام سے شائع ہوتا تھا) تنظیم کے چند بزرگ تاسیسی رفقاء اور چند مقامی تنظیموں کے امراء و ناظمین سے ان کے مقام و منصب کی مناسبت سے چند معینہ سوالات کئے تھے۔ یہ سوالات و جوابات "ندا" کے ۱۵/ مارچ ۱۹۹۱ء کے شمارے میں شائع ہو چکے ہیں۔ تاسیسی رفقاء میں سے اپنے بزرگ رفیق شیخ جمیل الرحمٰن صاحب سے کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات قارئین میثاق کے افادے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ قارئین اسے معلومات افزا ہی نہیں حد درجہ مفید اور دلچسپ بھی پائیں گے۔

☆ **سوال : تنظیم اسلامی کی تاسیس سے قبل ڈاکٹر اسرار احمد سے آپ کا تعلق کیسے قائم ہوا؟**

○ **جواب :** میں یوں تو جماعت اسلامی کے رکن کی حیثیت سے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو اس وقت سے جانتا تھا جب وہ اسلامی جمعیت طلباء کے ناظم اعلیٰ تھے۔ اغلباً ۱۹۵۳ء میں کراچی کے وسیع و عریض میدان جہانگیر پارک میں پہلی مرتبہ ان کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا جس سے نہایت متأثر بھی ہوا بلکہ اس موقع پر ایک راز کا انکشاف کر دیا جائے تو نامناسب نہ ہو گا کہ موصوف کی تقریر سن کر جماعت اسلامی کے ایک دیرینہ رکن جناب ممتاز حسین

مرحوم بی اے (آنرز) بی ٹی کے یہ تاثرات سننے میں آئے کہ اس ہونہار طالب علم کی صورت میں جماعت اسلامی کو دوسرا "مودودی" (علیہ الرحمت) مل جائے گا۔ ایک بزرگ کے احساسات یہ تھے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر سنتے وقت یہ محسوس کر رہے تھے کہ گویا مولانا مودودی خطاب فرما رہے ہیں... قریبی واقفیت ماچھی گوٹھ میں جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوئی جو تحریکی اعتبار سے "بالاکوٹ" ثابت ہوا۔

اس المیہ کے بعد شیخ سلطان احمد مدظلہ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب کا وہ بیان بھی بالاستیعاب پڑھنے کا موقع ملا جو انہوں نے رکنِ جماعت کی حیثیت سے جائزہ کمیٹی کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس بیان سے جہاں اس بات کا شعور حاصل ہوا کہ جماعت اسلامی نے اپنے قبل قیام پاکستان اختیار کردہ ایک اسلامی' اصولی اور انقلابی جماعت کا موقف اور کردار چھوڑ کر پاکستان بننے کے بعد کس طرح بتدریج اور غیر محسوس طریق سے ایک اسلام پسند مسلم قومی سیاسی جماعت کی شکل اختیار کر لی ہے' وہاں ڈاکٹر صاحب کی بالغ نظری' دقتِ نظر اور افقِ ذہنی کی وسعت کا بھی فکر و نظر میں سکہ بیٹھ گیا... یہاں یہ بھی عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ماچھی گوٹھ کے اجتماع سے متصلاً قبل اور اس کے فوراً بعد جماعت اسلامی میں جو ناگوار واقعات پیش آئے' اس کے باعث نہ صرف جماعت اسلامی سے بدظنی لاحق ہو گئی بلکہ رفتہ رفتہ جماعت سازی کے خلاف ذہن بنتا چلا گیا۔ چنانچہ یکم ستمبر ۵۸ء کو جماعت اسلامی سے مستعفی ہونے کے بعد ان اصحاب سے محض رابطہ تو قائم رہا جو دین کے فرائض کے لئے ایک ہیئت اجتماعیہ کی تشکیل کے لئے کوشاں تھے لیکن اس میں کوئی عملی حصہ نہیں لیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی تھی کہ اس وقت تک میں جماعت اسلامی کا رکن تھا' دوسری وجہ یہ تھی کہ اپنی آئیڈیل جماعت کا جو کردار چشمِ سر سے دیکھا تھا کہ اس نے انحرافِ موقف کے ساتھ ساتھ اختلافی نقطۂ نظر رکھنے والوں کے ساتھ وہ سلوک کیا جو لادینی فسطائیت فکر کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے تو نفس جماعت ہی سے دل اچاٹ ہو گیا۔

۱۹۵۸ء کے اواخر یا ۵۹ء کے اوائل میں جب ڈاکٹر مسعود الدین حسن عثمانی علیہ الرحمت کی دعوت پر ڈاکٹر صاحب نقل مکانی کر کے کراچی تشریف لے آئے اور دونوں اصحاب نے مل جل کر دعوت کا کام شروع کیا تو ان کے ساتھ جز وقتی تعاون رہا لیکن شعوری طور پر میں نے

یہ طے کر لیا تھا کہ اگر جماعت سازی کا مرحلہ آیا تو اس میں شرکت نہیں کروں گا۔ بہر حال اس وقت اس کی نوبت نہیں آئی کیونکہ کوئی جماعت ہی نہیں بن سکی... اس طرح سات آٹھ سال گزر گئے.... یہاں تک کہ ۱۹۶۷ء کے وسط میں "میثاق" کے ذریعہ سے جس کا میں اجراء کے وقت سے قاری تھا' اور محترم حکیم سلطان احمد مدظلہ کے توسط سے یہ اطلاع ملی کہ ایک مشاورتی اجتماع کی کوشش ہو رہی ہے تاکہ دین کی طرف سے جو انفرادی و اجتماعی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو انجام دینے کے لئے ایک ہیئت اجتماعیہ کی تشکیل کے متعلق سنجیدگی سے غور کیا جائے تو اس مشاورت میں شرکت کی امنگ پیدا ہوئی۔

چونکہ جماعت اسلامی سے علیحدگی کے بعد قریباً نو سال کا عرصہ اس حال میں بسر ہوا کہ خوب اندازہ ہو گیا تھا کہ مجھ جیسے شخص کے لئے اپنے کردار و سیرت کے تحفظ کے لئے ایک اصولی و دینی جماعت سے وابستگی از بس ضروری ہے چنانچہ پورے انہماک اور سنجیدگی کے ساتھ ستمبر ۶۷ء میں رحیم یار خاں کے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں سے اس دعا کے ساتھ واپسی ہوئی کہ مجوزہ ہیئت اجتماعیہ میں شرکت کی توفیق ملے۔ نیز عزم کر لیا کہ اس نظم کے ساتھ دل و جان سے شامل ہونا ہے... لیکن "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" کے مصداق اس کی نوبت ہی نہیں آسکی اور راغلباً نومبر ۶۷ء میں جب کہ مجوزہ ہیئت اجتماعیہ کے تعارف کے لئے سکھر میں منعقدہ ایک اجتماع میں شرکت کا موقع ملا تو اس موقع پر ایک ایسی صورت حال پیدا ہوئی کہ دل انتہائی مکدر ہو گیا اور رحیم یار خاں کے اجتماع کے نتیجہ میں جو جذبات پیدا ہوئے وہ بالکل سرد پڑ گئے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ترجمان القرآن اور میثاق نیز دوسرے تحریکی جرائد کا مطالعہ بھی یکسر بند کر دیا۔

۱۷ء کے وسط میں محترم سلطان احمد مدظلہ' نے محترم ڈاکٹر صاحب کی "دعوت رجوع الی القرآن" سے متعارف کرایا اور دعوت دی کہ کراچی سے اس کام کو دیکھنے کے لئے چند احباب ایک ہفتہ کے لئے لاہور چل رہے ہیں' اگر اسے مفید پایا تو ہر ماہ کراچی میں بھی ڈاکٹر صاحب کے دروس اور خطبات کا سلسلہ شروع کرنے کا ارادہ ہے' تم بھی چلو... لیکن میں نے معذرت کر لی جس کا سبب یہی تھا کہ کہیں پھر کسی ہیئت اجتماعیہ کی تشکیل کا سوال پیدا نہ ہو' جس سے طبیعت میں تکدر تھا... لیکن ان احباب کی روانگی کے دن اللہ تعالیٰ نے دل میں

ڈالا کہ ان کے ساتھ لاہور چلنا چاہئے۔ لاہور کی سیر بھی ہو جائے گی' دوستوں کی صحبت بھی ملے گی اور ڈاکٹر صاحب کے کام کو دیکھنے اور سمجھنے کا موقع بھی ملے گا۔ چنانچہ چار احباب کے ساتھ میں بھی لاہور روارد ہو گیا۔ اس زمانہ میں ڈاکٹر صاحب کے مختلف حلقوں میں روزانہ دروس کا انتظام تھا اور اکثر شام کو دو جگہ درس ہوتے تھے۔ لاہور کی ایک بستی ڈھولن وال میں ڈاکٹر صاحب کا سورۂ تغابن کا درس چل رہا تھا۔ اس میں جب یہ آیت مبارکہ زیر درس آئی اور اس کی موصوف نے جو تشریح و توضیح کی کہ "فَاٰمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۝" تو ایسا محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا ایک مخاطب میں خود بھی ہوں۔ دل پر سے بہت سے حجابات اٹھ گئے اور اس جذبہ نے پوری طرح شعور و ادراک پر قابو پالیا کہ اب زندگی کی جو مہلت باقی ہے' وہ ڈاکٹر صاحب کے کام کے ساتھ گزارنی ضروری ہے۔ چنانچہ الحمد للہ اُس وقت سے محترم ڈاکٹر صاحب سے تعلق قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مرکزی انجمن خدام القرآن کی تشکیل اور تنظیم اسلامی کی تاسیس نیز نظام بیعت اختیار کرنے سے آج تک تنظیم سے قلبی' ذہنی اور بر ابھلا عملی تعلق برقرار ہے۔

☆ **سوال : تنظیم اسلامی کے ساتھ آپ نے ایک طویل تحریکی سفر طے کیا ہے' اس سفر کا کوئی ایسا واقعہ جسے آپ ہمارے قارئینِ کے علم میں لانا چاہیں!**

○ **جواب :** ۱۹۷۷ء کے اوائل میں انتخابات میں دھاندلی کے خلاف جو تحریک چلی جس نے عامتہ المسلمین کی تائید اور تعاون حاصل کرنے کے لئے جلد ہی "تحریک قیام نظامِ مصطفیٰ" کا جامہ پہن لیا' محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا اس موقع پر اپنے اس موقف پر ڈٹے رہنا کہ یہ خالص مسٹر بھٹو کو اقتدار سے ہٹانے کی تحریک ہے' اس میں جو "نظامِ مصطفیٰ" کا نعرہ شامل کیا گیا ہے وہ محض عامتہ المسلمین کی ہمدردیاں حاصل کرنے' ان کو سڑکوں پر لانے اور جان کی بازی کھیلنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے' یہ تحریک کسی اعتبار سے بھی دینی تحریک نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مسجد خضراء میں جہاں وہ قریباً دس سال سے خطاب جمعہ دے رہے تھی اور صلوٰۃ الجمعہ پڑھا رہے تھے' اپنے خطابات میں نہایت مدلل طریق پر اپنے

اس موقف اور نقطۂ نظر کو واضح کیا اور اُس وقت اس بات کی قطعی کوئی پرواہ نہیں کی کہ نمازیوں کی عظیم اکثریت پر جو دل و جان سے تحریک نظام مصطفیٰ کی حامی تھی کیا مخالفانہ ردِ عمل ہو گا!

میرا ان دنوں لاہور ہی میں قیام تھا اور میں نے اس طوفان کا خود مشاہدہ کیا ہے جو ان دنوں ڈاکٹر صاحب کے خلاف سمن آباد میں (خاص طور پر اسلامی جمعیت طلبہ اور جماعت اسلامی کے حامیوں کی طرف سے) اٹھایا گیا تھا۔ اس دور میں ڈاکٹر صاحب پر دست درازی کی بھی کوشش کی گئی' بلکہ مجھے تو خطرہ تھا کہ خدانخواستہ کوئی من چلا ان کی جان لینے کے درپے نہ ہو جائے۔ اس کے آثار فضا میں موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے مسجد خضرا میں خطاب اور صلوٰۃ الجمعہ کی ذمہ داری لے لی گئی اور مسجد خضرا میں جسے "دعوت رجوع الی القرآن" کے لئے پاکستان بھر میں خود بخود مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی تھی ایک طرح ڈاکٹر صاحب کا داخلہ پُر خطر بنا دیا گیا۔ پی این اے کے حامی اخبارات میں ڈاکٹر صاحب کو تضحیک و تمسخر کا نشانہ بنایا گیا' ان کی کردار کشی کی پوری کوشش کی گئی لیکن یہ اللہ کا بندہ اپنے موقف پر ڈٹا رہا اور اس میں سرِ مو لچک نہیں آنے دی۔

ڈاکٹر صاحب کی اس استقامت پر ان کی محبت' توقیر اور ان کا احترام دل میں مزید راسخ ہو گیا... اسی طرح اسی ۷۷ء (اگست) میں ڈاکٹر صاحب نے تنظیم اسلامی کی شمولیت کے لئے بیعت کا طریق اختیار کیا جو میری رائے میں اقرب الی السُّنہ ہے' تو اس پر یگانوں اور بیگانوں کے استہزاء' تمسخر اور تضحیک کے رویّے اور اس پر موصوف کے ثبات' استقامت و استقلال کے باعث ان کا احترام دل پر نقش کَالحَجَر بن گیا... قریباً بیس سال کی طویل رفاقت میں اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب زمانہ حال کے ان خوش نصیبوں میں منفرد مقام کے حامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل و کرم سے قرآن فہمی کا وصف ودیعت فرمایا ہے۔ یہ دو واقعات ایسے ہیں کہ جن کا تنظیمی زندگی میں بڑا گہرا اثر دل و دماغ پر تاحال قائم ہے۔

☆ سوال : تنظیم اسلامی کی رفتار کار سے آپ مطمئن ہیں؟ اگر نہیں تو سست رفتاری کی آپ کے نزدیک وجوہات کیا ہیں؟

○ جواب : اس سوال کے دو جزو ہیں۔ پہلا یہ کہ تنظیم اسلامی کی رفتار کار سے میں مطمئن ہوں یا نہیں اتو اس کا جواب یہ ہے کہ میرے نزدیک تنظیم کی وسعت کے اعتبار سے رفتار قابل اطمینان نہیں ہے۔ لیکن میرا مشاہدہ اور تجربہ بتاتا ہے کہ تنظیم اسلامی کا فکر' اس کے خصائص اور اصول و مبادی رفتہ رفتہ لوگوں کے شعور و ادراک میں راہ پا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے بعید نہیں کہ جلد ہی تنظیم کے رفقاء میں وسیع پیمانے پر توسیع ہو... دوسرا یہ کہ میرے نزدیک اس سست رفتاری کے تین بڑے بڑے اسباب ہیں' ایک یہ کہ دین کا ایک سطحی تصور تبلیغی جماعت نے پیدا کر رکھا ہے جس سے عامتہ المسلمین کی عظیم اکثریت جو دینی مزاج رکھتی ہے مطمئن ہے' لہٰذا اس حلقہ میں تنظیم کی دعوت کی پذیرائی نہایت مشکل ہے۔

دوسرا یہ کہ اقامت دین کو فرائض دینی میں شامل سمجھنے کی جماعت اسلامی علی الاعلان مدعی ہے۔ گو ۵۷ء سے وہ ایک اصولی' اسلامی انقلابی جماعت کے بجائے محض ایک اسلام پسند قومی سیاسی جماعت بن کر رہ گئی ہے (اور اب تو اس کا علیحدہ تشخص بھی شدید خطرے سے دوچار ہے اس لئے کہ وہ اب آئی جے آئی میں شامل ہے' اس کا ضمیمہ ہے اور اس کی پالیسیوں پر چار و ناچار عمل کرنے پر مجبور ہے) لہٰذا انفرادی طور پر "مسلمان" بننے اور تبلیغ کا کارڈ تبلیغی جماعت کے ہاتھ میں ہے' اقامتِ دین کی علمبردار ہونے کی (زبانی کلامی سہی) جماعت اسلامی مدعی اور دعویدار ہے اور اس کی پشت پر مولانا مودودی مرحوم کی بھاری بھرکم شخصیت موجود ہے جنہوں نے واقعی طور پر مسلمانانِ پاک و ہند کے سامنے شہادت علی الناس اور اقامتِ دین کی فرضیت کو نہایت مدلل اور شرح و بسط کے ساتھ قیام پاکستان سے قبل رکھا تھا۔ جو لوگ مولانا علیہ الرحمت کے فکر سے متاثر بلکہ مرعوب ہیں' ان کی عظیم اکثریت کے لئے اس تضاد و انحراف کو کماحقہ' سمجھ لینا بڑا مشکل کام ہے جو پاکستان بننے کے بعد رفتہ رفتہ شروع ہو کر ۵۷ء میں ماچھی گوٹھ میں اپنی انتہا تک پہنچا... ہمارے عوام کی اکثریت جذباتی مزاج کی حامل ہے۔

تیسری وجہ کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ ہمارے یہاں جو طبقہ "دانشوروں" کا کہلاتا ہے، ان میں سے بھی اکثریت مسائل کے دقیق اور صحیح تجزیہ سے تہی دست ہے اور شعوری یا غیر شعوری طور پر سیکولر ذہن رکھتی ہے۔ لہٰذا ذرائع ابلاغ کا مؤثر ذریعہ یعنی اخبارات و جرائد، تنظیم اسلامی کی دعوت کی خبروں، مراسلوں اور مضامین کا بلیک آؤٹ کرتا ہے۔ اور جگہ بھی دیتا ہے تو ان مضامین کو جس میں ان دانشوروں کی طرف سے فکاہی اور طنز و تعریض کے انداز میں ڈاکٹر صاحب اور تنظیم اسلامی کے فکر اور اس کی دعوت کا ذکر ہو۔ میرے نزدیک یہ اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے تنظیم اسلامی کی رفتار کار سست ہے۔ ایک اور سبب یہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے کہ قریباً دو سو سال کی بلاواسطہ اور ایک سو سال کی بالواسطہ انگریز کی غلامی کے باعث ہمارے علماء کی اکثریت نے اسلام کو دین کے بجائے "مذہب" سمجھ کر صرف نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے لئے، جو درحقیقت ارکانِ اسلام ہیں، لوگوں کی جو ذہنی تربیت کی، اس کے سبب سے شہادت علی الناس اور اقامت دین کی سعی و جہد کی فرضیت اول تو نگاہوں سے اوجھل ہے اور اگر کہیں ہے تو وہ صرف اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ تک محدود ہے کہ یہ ہو جائے تو گویا اقامت دین کا مقصد پورا ہو گیا۔ ان حضرات کے سامنے "نظام" کی تبدیلی کی ضرورت ہی نہیں ہے اور نہ وہ خود ایک نظام اجتماعی کے ان شعبوں کا ادراک و شعور رکھتے ہیں کہ جن پر ایک حقیقی اسلامی نظام اپنے جملہ خصائص کے ساتھ قائم و نافذ ہو جاتا ہے۔

☆ سوال : تنظیم اسلامی میں ایک خاص مزاج اور خاص ذہنی سطح کے لوگ تو موجود ہیں مگر علمی و فکری صلاحیتوں کے حامل معروف اشخاص موجود نہیں یا نمایاں نہیں ہوئے۔ آپ کی رائے میں اس کے کیا اسباب ہیں؟

○ جواب : بلاشبہ ایک باطل نظام کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے زبردست جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس جدوجہد کے لئے بھاری بھرکم علمی و عملی شخصیات کا ایک معتدبہ حصہ ایسی تنظیم میں شامل ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے تاحال کوئی نہایت معروف دینی اور سیاسی شخصیت تو تنظیم میں شامل نہیں ہوئی ہے لیکن جو رفقاء بھی اب تک

تنظیم میں شامل ہوئے ہیں' ان میں تعلیم یافتہ افراد کا تناسب میری ناقص رائے میں بڑی حد تک اطمینان بخش ہے۔ ان میں پی ایچ ڈی' پروفیسرز' ڈاکٹرز' انجینئرز' ریٹائرڈ بریگیڈیرز اور میجرز' وکلاء' تاجر اور صنعت کار بھی شامل ہیں.... اس دور انحطاط میں اسلام کے ٹھیٹھ سمع و طاعت کے اصول اور اقرب الی السنۃ ہیئتِ اجتماعیہ یعنی شخصی بیعت کے ذریعے سے ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کا تنظیم میں شامل ہونا اور شامل رہنا ہی نیک فال ہے۔ ویسے میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اسلامی ہمہ گیر اور ہمہ جہتی نظام تو ایک LifeSpan میں صرف سیدُ وُلدِ آدم' نبی خاتم' سید المرسلین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے دنیا میں ایک ہی بار قائم ہوا ہے۔ اس کی تجدید و نشأۃ ثانیہ کے لئے نہ معلوم کتنے عرصہ تک جماعت اسلامی (جو اب ۴۳ سال سے انتخابی سیاست کے صحرائے تیہ میں بھٹک رہی ہے) تنظیم اسلامی اور اخوان المسلمون جیسے کتنے ہی قافلے ترتیب پائیں گے اور اپنے اپنے حصہ کا کردار ادا کرتے رہیں گے تاکہ وہ وقت آجائے جس کی خبر الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ وہ وقت آکر رہے گا کہ پورے کرۂ ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو۔

سوال : کیا تاسیسی رفیق ہونے کی بنا پر بھی آپ کو تنظیم میں کوئی خصوصی مقام و مرتبہ دیا جاتا ہے؟

○ جواب : تنظیم اسلامی میں کوئی خصوصی مقام و مرتبہ محض تاسیسی رفیق ہونے کی بنا پر دینے کا دستور نہیں ہے بلکہ اس کے لئے مختلف خصائص کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اس نے تنظیم کی دعوت' فکر اور اس کی ہیئت اجتماعی کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے یا نہیں! پھر یہ کہ وہ دعوتی و تنظیمی کاموں میں کتنا وقت دے رہا ہے اور کتنا ایثار کر رہا ہے! اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دینی اعتبارات سے اس کی زندگی میں کیا نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں اور اس کے تعلق مع اللہ اور اتباع سنت کے معاملہ میں کیا ترقی ہوئی ہے۔ البتہ محترم ڈاکٹر صاحب نے بیعت کے نظام کے علی الرغم پوری تنظیم میں مشاورت کی جو فضا قائم کر دی ہے اس میں مجھے یہ اعزاز حاصل رہا کہ اہم امور میں وہ مجھ سے علیحدہ بھی مشورہ فرماتے رہتے ہیں۔

احوال و ظروف

ملکی حالات پر امیر تنظیم اسلامی کا تبصرہ

میاں نواز شریف کے پیش کردہ پیکج پر حکومت کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے!

امیر تنظیم اسلامی کے ۷/اکتوبر کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور ـ ۷/اکتوبر : امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کی طرف سے آج پیش کئے گئے پیکج پر حکومت کو ضرور غور کرنا چاہئے۔ اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے تو سنجیدہ مذاکرات کا دروازہ اب بھی کھل سکتا ہے۔ مسجد دارالسلام باغ جناح میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۱/اکتوبر کی پہیہ جام ہڑتال کے بارے میں نواز شریف صاحب نے ڈنڈے اور مکے کی بات کر کے خوف و ہراس کی فضا پیدا کر دی ہے اور اگر پیپلز پارٹی کے ورکر بھی میدان میں نکل آئے تو جو فساد شروع ہو گا وہ خدا جانے کہاں تک پھیلے۔ خانہ جنگیوں کی ابتداء اسی طرح ہوا کرتی ہے جو خدانخواستہ شروع ہو گئی تو یہاں بھی ہمارے دشمن کو اسی طرح اپنے بھیانک و مذموم عزائم پورا کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا جیسا موقع ایک بار پہلے ہم نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے مشرقی پاکستان میں اسے خود ہی فراہم کر دیا تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے واضح کیا کہ پہیہ جام ہڑتال کسی بڑی بدامنی کے بغیر کامیاب ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ملک کی شہری آبادی کا بڑا حصہ موجودہ حکومت سے نالاں ہے اور ہمارے ہاں کی جمہوری حکومتیں محض دیہی علاقوں کے بل پر اقتدار میں نہیں رہ سکتیں۔ اس صورت میں ایک اور الیکشن کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو گا اور ہمارے ہاں اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ جیسے اوپر تلے کئی الیکشن ہو چکے ہیں ویسے ہی ایک دو اور بھی دور چل جائیں تو دو جماعتی نظام کے استحکام اور سیاسی وابستگیوں کی مضبوطی میں اضافہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ جو جمہوریت ہم اپنے ملک میں چلانا چاہ رہے ہیں اس کے لئے یہ عوامل ضروری ہیں اور سب نے دیکھا ہے کہ سابقہ اکھاڑ پچھاڑ سے کم از کم یہ خیر تو ضرور برآمد ہوا ہے کہ اب عام آدمی بھی دو جماعتی سیاسی نظام کو سمجھنے لگا ہے اور سیاسی وابستگی میں پختہ ہو گئیں' تاہم منفی نتیجہ یہ نکلا کہ مذہبی سیاسی جماعتیں ایل بی ڈبلیو ہو گئیں اور ایک اہم بات یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے گزشتہ انتخابات سے ایم کیو ایم نہ جانے کیوں اور کیسے الگ رہ گئی یا رکھی گئی۔ یہ ایک بڑی کمی تھی جس کی تلافی ضروری ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ سیاسی عمل کی طویل بندش کا اتنا خمیازہ تو ہمیں بھگتنا

ہی ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی نے خبردار کیا کہ ملک میں محاذ آرائی کی شدت تین گوشوں میں انتہا کو چھو رہی ہے۔ سیاسی محاذ آرائی کی بھٹی پوری طرح دہکائی جا چکی ہے اور فرقہ وارانہ منافرت بھی روز افزوں ہے تاہم علاقائی اور لسانی محاذ آرائی اندر ہی اندر لاوے کی طرح پک رہی ہے اور سندھ کے بعد اب پنجاب کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی نظر آتی ہے۔

اسلام اور نظریہ پاکستان سے بے وفائی کو ڈاکٹر اسرار احمد نے اس تشویشناک صورت حال کا اصل سبب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا جو ہماری علیحدہ قومیت کا واحد جواز تھا ورنہ کوئی اور تاریخی و جغرافیائی یا لسانی و تہذیبی سہارا تحریک پاکستان کو میسر ہی نہیں تھا۔ اب ہمارے استحکام کی ضمانت تو صرف دین کی پناہ میں آ جانے پر مہیا ہو سکے گی تاہم عارضی انتظامات کے طور پر سیاسی عمل کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنا ضروری ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ وہ مذہبی و دینی سیاسی جماعتیں بھی اگر پوری طرح متحد ہو کر ایک جان نہ ہو سکیں جو اب تک انتخابات کو بھی اصلاح کا ایک موثر ذریعہ سمجھتی ہیں تو ملک کے سیاسی افق سے بالکل محو ہو جائیں گی اور ہماری طرح کی ان دینی جماعتوں کو بھی کم از کم ایک متحدہ محاذ ضرور بنا لینا ہو گا جو انتخابی سیاست سے کسی خیر کی توقع نہیں رکھتیں۔ ان لوگوں کو فوری طور پر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر آپس میں تبادلہ خیال کرنا چاہئے جس کے آغاز کا ایک موقع ہم نے اپنی تنظیم اسلامی کے آئندہ سالانہ اجتماع میں اسی ماہ پیدا کیا ہے۔ اس میں الگ الگ تشخص رکھنے والی لیکن ہم خیال جماعتوں اور گروہوں کے قائدین کو خود اپنی زبانی ہمارے کارکنوں کے سامنے بھی اپنے مستقل لائحہ عمل اور فوری تدابیر و تجاویز کو پیش کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ توقع کی جا سکتی ہے کہ اس سے افہام و تفہیم کے اس عمل کی ابتداء ممکن ہے جو ایک متحدہ محاذ کی شکل اختیار کر کے ہماری منتشر طاقت کو مزاحمت کی ایک موثر قوت بنا دے گی۔ OO

☆ ☆ ☆

بیرونی سرمایہ کاری کا حالیہ سیلاب

ہمارے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کا بہانہ تو نہیں؟

۱۴/ اکتوبر کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور۔ ۱۴/ اکتوبر: امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ برقی توانائی کے شعبہ میں بیرونی سرمایہ کاری کے سیلاب کا ریلا اگر محض ایک سیاسی سٹنٹ نہیں تو ایک بڑا مالیاتی سیکنڈل ضرور ہے اور نیو ورلڈ آرڈر کے تحت نئی عالمگیر مالیاتی حکومت کے صیہونی منصوبے کی طرف اس کے ایک اہم پیش رفت ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ مسجد

دار السلام باغ جناح میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈالروں کی بارش نے جس کے پہلے سے کوئی آثار نہ تھے لوگوں کو چونکا دیا اور اس چٹ منگنی پٹ بیاہ پر باخبر حلقوں کی طرف سے جو رد عمل سامنے آیا ہے اس میں سے ڈاکٹر مبشر حسن کا اعداد و شمار سے مزین بیان سب سے زیادہ اہم ہے۔ انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ وہ اگرچہ اب پیپلز پارٹی میں موجود نہیں اور حکومت سے کوئی تعلق بھی نہیں رکھتے تاہم بے نظیر کے انکل تو ہیں اور یہ بات بہرحال سب جانتے اور مانتے ہیں کہ اپوزیشن یا نواز شریف صاحب کو ان کی عملی یا نظریاتی حمایت حاصل نہیں' چنانچہ اس موقع پر قوم کو چشم کشا حقائق سے باخبر کر کے ڈاکٹر مبشر حسن نے ایک بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ میں مالیات اور توانائی کے فنی پہلوؤں سے اس درجے واقف نہیں کہ کوئی تجزیہ کر سکوں چنانچہ ڈاکٹر مبشر حسن کے علم و تجربے پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بتا رہا ہوں کہ ایسی کڑی شرائط پر بیرونی سرمایہ کاروں سے سودے بازی کی گئی ہے جن کے نتیجے میں نہ صرف صارفین کے لئے بجلی کا استعمال ایک عیاشی بن جائے گا بلکہ خود حکومت پاکستان ان مشتبہ سرمایہ کاروں کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگت کر اپنا دیوالہ نکال بیٹھے گی کیونکہ باہر سے آنے والا سرمایہ منصوبوں کی لاگت کا ایک ادنیٰ حصہ ہے جبکہ باقی رقم بینکوں سے جن ضمانتوں کے بل پر حاصل کی جائے گی ان سے پاکستان کسی بھی صورت بری نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ایک امریکی نائب سیکریٹری کی سربراہی میں مغرب سے آنے والے وفد نے جن منصوبوں کے معاہدے کئے ہیں ان کی اصل لاگت دو ہزار ایک سو ملین ڈالر سے زیادہ نہیں جبکہ انہیں ۳۵۰۰ ملین کا دکھایا گیا ہے یعنی ایک ارب چالیس کروڑ ڈالر کی رقم ان سرمایہ کاروں نے پہلے ہی جیب میں ڈال لی ہے جن کی اپنی سرمایہ کاری ستر کروڑ ڈالر سے زیادہ نہیں۔ پھر ان لوگوں میں کوئی بھی معروف امریکی کاروباری شخصیت یا ادارہ شامل نہیں تھا جن کی اکثریت گمنام اور اپنے بینکوں کے نادہندگان پر مشتمل ہے۔ مشرق کی جانب یعنی ہانگ کانگ سے امڈ کر آنے والے ڈالروں کے بادلوں کا قصہ بھی مختلف نہیں جو حسب اعلان آٹھ ارب ڈالر کا تو ہے ہی نہیں' بہت سے بہت چھ ارب ڈالر کا بنتا ہے۔ یہ منصوبہ کوئلے کے استعمال سے تھرمل پاور بنانے کے آٹھ دس منصوبوں کا مجموعہ ہے جن کی تکمیل اگر ہوئی تو دس سال میں ہوگی اور اس دوران میں کوئلہ تھر سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ باہر سے درآمد ہوگا کیونکہ مقامی کوئلے کی کانکنی کو مطلوبہ معیار تک لانے میں برسوں لگیں گے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ وجدانی طور میں یہ سمجھتا ہوں کہ توانائی کے یہ منصوبے دراصل ہمارے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کا بہانہ ہیں۔ ہمارا ہمیشہ سے موقف یہ رہا ہے کہ ہم توانائی کے بحران کا شکار ہیں اور ہمارے ایٹمی پروگرام کا اصل مقصد اس بحران سے اپنی قوم کو نجات دلانا ہے۔ آج ہمارے ایٹم بم کا معاملہ تو اللہ ہی جانے خاموش سفارتکاری کے کس مرحلے

میں ہے تاہم برقی توانائی کے متبادل انتظامات کا سماں باندھ کر ہمارے اس موقف کو کمزور کر دیا گیا ہے اور اب امریکہ کے لئے ہمیں صاف الفاظ میں کہنا ممکن ہو گا کہ ہمیں اپنے جوہری پروگرام کی بساط پوری طرح لپیٹنی ہو گی کیونکہ توانائی کے بحران کا بہانہ ہم ہاتھ سے دے ہی چکے ہوں گے۔ امیر تنظیم اسلامی نے سوال کیا کہ آخر اس میں کیا راز ہے کہ ساری بیرونی سرمایہ کاری صرف برقی توانائی کے شعبے میں آئی ہے جبکہ ہماری معیشت کا ہر شعبہ اس نظر کرم کا محتاج ہے۔

اس وضاحت کے ساتھ کہ سب یہودی صیہونی نہیں ہوتے ڈاکٹر اسرار احمد نے اسرائیل کے قیام کا پورا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ صیہونی تو اب عظیم تر اسرائیل کے قیام کا ارادہ بھی نہیں رکھتے اور اس سمت میں اگر کسی پیش قدمی پر مجبور ہو بھی گئے تو قدامت پسند اور مذہبی یہودیوں کے دباؤ کے تحت ہوں گے تاہم صیہونیت کا اصل منصوبہ پوری دنیا پر اپنی مالیاتی حکومت کا قیام ہے جس کے لئے امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کو آلہ کار بنایا گیا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ نہ صرف پروٹوکول آف دی ایلڈرز آف زائنیزم میں درج ہے بلکہ یہودیوں کی واحد اور اصل مذہبی کتاب تالموت میں بھی صاف بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر کی آبادی انسان نما حیوانوں یعنی گویم یا جنٹائل پر مشتمل ہے جن سے خدمت لینا اور صرف اس حد تک معاوضہ دینا کہ وہ خدمت جاری رکھنے کے لئے زندگی کا رشتہ استوار رکھ سکیں' یہودیوں کا حق ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اس صیہونی منصوبے کی طرف عملی پیش رفت کا آغاز سابق امریکی صدر ریگن کے زمانے میں ہو گیا تھا جس کے بعد دنیا بھر میں نجکاری اور کھلی منڈی کی معیشت کا غلغلہ ہو گیا اور اب اپنی انتہا کو پہنچ رہا ہے جس کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ جو پہلے ہی ابتری میں مبتلا ہے' بالکل ہی افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔ مراعات یافتہ طبقات کی مراعات میں اضافہ ہو گا اور محروم طبقات کی تلخیاں بھی اسی شرح سے بڑھ جائیں گی جبکہ طبقاتی کشمکش وہ بھیانک شکل اختیار کر لے گی جس کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ مہنگائی لوگوں کو بالکل ہی ڈبو کر رکھ دے گی جس میں ان کا ناطقہ پہلے ہی بند کر رکھا ہے اور ان سب خرابیوں کا نتیجہ بدامنی اور لوٹ مار کی انتہا میں ظاہر ہو گا جس کی حالت ہمارے ہاں پہلے بھی قابل اطمینان نہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ پورا عالم عرب' براعظم افریقہ اور مشرق بعید کا بڑا حصہ نیو ورلڈ آرڈر کے تحت اس صیہونی منصوبے کی گرفت میں آچکا ہے۔ کہیں کہیں تھوڑی بہت مزاحمت باقی ہے جسے دم توڑنے میں زیادہ دیر نہ لگے گی۔ چین لوہے کا ایک چنا ہے جس کے لئے دانت تیز کئے جا رہے ہیں اور سب سے منفرد معاملہ پاکستان کا ہے جو نہ صرف دنیا کی واحد نظریاتی ریاست ہے اور ایک طاقتور نظریہ زندگی رکھتی ہے بلکہ اس کے ایٹمی دانت بھی نکل آئے ہیں۔ اس پر تین پہلوؤں سے بھرپور حملے کا آغاز ہو چکا ہے۔ نجکاری اور بیرونی سرمائے کے لئے اپنی معیشت کے دروازے کھول دینے کا کام نواز شریف سے لیا گیا تھا اور اب اسی عمل کو ملٹی نیشنل کارپوریشنوں

کے ذریعے مطلوبہ ہدف تک پہنچایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اس حملے کا تیسرا محاذ پاکستان میں بسنے والی مسلمان قوم کا اخلاق و کردار ہے جس پر ہمارے دشمنوں نے زبردست دباؤ ڈال رکھا ہے۔ مشرق کے خاندانی نظام کو توڑ پھوڑ کر رکھ دینے اور شرم و حیا کا جنازہ نکال دینے کے لئے فحاشی و عریانی کا سیلاب لایا جا رہا ہے اور قاہرہ کانفرنس بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی جس میں ایک نام کی مسلمان خاتون کی سربراہی میں قائم یو این او کے ادارے کو استعمال کیا گیا اور مسلمانوں ہی کے ایک تہذیبی مرکز میں پاکستان جیسی نظریاتی ریاست کی مسلمان خاتون وزیر اعظم کی شرکت کے ذریعے خاندانی منصوبہ بندی کی مہم کو مثالی تقویت پہنچائی گئی تاکہ ہم اخلاق و کردار کی رہی سہی پونجی سے بھی محروم ہو جائیں۔

آخر میں امیر تنظیم اسلامی نے اعلان کیا کہ ملک و قوم جس نازک صورت حال سے دوچار ہے اس میں ہمارے لئے واحد چارہ کار اپنے نظریے کی طرف لوٹنا اور نظام خلافت کا قیام ہے جس کے لئے خالص انقلابی جدوجہد کی ضرورت ہو گی۔ انہوں نے حاضرین کو دعوت دی کہ اگلے جمعہ کی شب موچی دروازے میں منعقد ہونے والے ان کے جلسہ خلافت میں اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر شامل ہوں تاکہ اس حل کی تفصیلات کو سامنے لایا جائے جو ہمارے ملی امراض کا واحد علاج ہے۔ ○○

بقیہ : سالانہ اجتماع کے مقاصد

علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔" بعض دوسری روایات میں "عرش" کا لفظ آیا ہے کہ میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔ لیکن یہاں تو اس درمیانی واسطے کو بھی علیحدہ کر کے "ظِلِّیْ" "یعنی اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا" کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

احادیث میں وارد شدہ ان بشارتوں کو سامنے رکھ کر اپنے فارغ اوقات کو باہمی تعارف اور میل جول میں صرف کیجئے۔ اور اس کام میں جو وقت بھی صرف ہو اسے نہایت قیمتی سمجھئے کہ یہ ہرگز رائیگاں جانے والا نہیں ہے۔

مجھے قوی امید ہے کہ اگر آپ ان چار مقاصد کو سامنے رکھ کر پوری دلچسپی، انہماک اور نظم و ضبط کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں میں شریک ہوں گے تو نہ صرف یہ کہ طریق کار اور منہج عمل کے بارے میں اگر کوئی ابہام آپ اپنے ذہنوں میں لے کر آئے تھے وہ از خود رفع ہو جائے گا بلکہ آپ ایک ولولۂ تازہ کے ساتھ اس اجتماع سے رخصت ہوں گے۔

"اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِھٰذَا" ○○

حلقہ جنوبی پنجاب کے زیر اہتمام
سہ روزہ علاقائی اجتماع
کاانعقاد

۱۸ ویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس سال مختلف جگہوں پر علاقائی اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔ حلقہ جنوبی پنجاب کے اجتماع کے لئے پہلے تو ماہ اپریل کا انتخاب ہوا تھا لیکن بعد میں اس کے لئے ۹ تا ۱۱/ ستمبر کی تاریخیں طے کر لی گئیں' کیونکہ مارچ کے مہینے میں ملتان میں خطبات خلافت کے ایک سہ روزہ پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔

تنظیموں میں علاقائی اجتماعات کا انعقاد مریض کے جسم میں تازہ خون داخل کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق خون کے خلئے ۱۲۰ دنوں میں پرانے ہو کر ٹوٹنے لگ جاتے ہیں۔ اگر خلئے ٹوٹ جائیں اور کوئی متبادل نظام نہ ہو کہ نیا خون بن سکے تو انسان کمزور ہو جائے گا اور جراثیم بہت تیزی سے اس پر حملہ آور ہو کر اسے ہلاکت کے کنارے تک پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اگر تازہ خون رگوں میں شامل ہوتا رہے تو اس کی قوت مدافعت برقرار رہتی ہے اور وہ جسم میں داخل ہونے والے بے شمار جراثیم کا پوری قوت سے مقابلہ کر سکتا ہے اور صحت مند و توانا رہ سکتا ہے۔ خون کے یہ نئے خلئے انسانی کی ہڈیوں میں بنتے ہیں۔ گویا یہ ہڈیاں خون پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں۔ وہ جسم میں غذا کے ذریعے داخل ہونے والے فولاد کو ڈھال کر خلئے بناتی ہیں اور پھر ان خلیوں کو دوران خون میں شامل کرتی ہیں۔

اسی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ ہماری اکیڈمیوں میں منعقد ہونے والی تربیت گاہوں کا کردار جسم انسانی کی ہڈیوں سے مشابہ ہے کہ جہاں نوجوانوں کو تازہ فکر دیا جاتا ہے۔ دروس قرآن کے ذریعے انہیں فکری مواد فراہم کیا جاتا ہے' ان کی تربیت کی جاتی ہے' علم بہم پہنچایا جاتا ہے' اپنے فکر کو دوسروں تک پہنچانے اور اس پر وارد ہونے والے حملوں کی مدافعت کا طریقہ سکھایا جاتا ہے اور یوں ہمارے رفقاء ایک ولولہ تازہ' ایک جوش' ایک فکر اور ایک جذبہ لے کر معاشرے میں پھیل جاتے ہیں۔ ان تربیت گاہوں سے جو جتنا زیادہ مستفید ہوتا ہے اتنا ہی وہ آگے بڑھ کر دعوت دیتا ہے۔

قرآن اکیڈمی ملتان میں سہ روزہ علاقائی اجتماع ۹ تا ۱۱ ستمبر کی تاریخوں میں منعقد کیا گیا۔ الحمد للہ یہ اجتماع بہت بھرپور اور کامیاب رہا۔ رفقاء کو جہاں آپس میں مل بیٹھنے اور گفتگو کرنے کا موقعہ ملا وہاں انہیں وہ ذہنی و فکری غذا بھی فراہم کی گئی جو تنظیمی زندگی کے تسلسل کی ایک ناگزیر ضرورت سمجھی جاتی ہے۔ کل ۱۴۳ افراد نے اس اجتماع میں شرکت کی جن میں ۹۲ رفقاء اور ۵۱ مبصر شامل تھے۔ شرکاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

شہر	رفقاء	مبصرین
ملتان	52	25
وہاڑی	15	3
صادق آباد	4	1
شجاع آباد	6	9
منفرد	15	13
کل	92	51

۸ ستمبر کی شام کو حسب پروگرام بعد نماز مغرب 'توسیعی مشاورت' کا اجلاس منعقد ہوا جس میں رفقاء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تجاویز و مشورے دیئے۔ آخر میں امیر تنظیم اسلامی نے جو صبح ہی ملتان تشریف لائے تھے 'بعض اٹھائے گئے نکات اور اشکالات کی وضاحت کی اور کچھ اصولی باتیں رفقاء کے سامنے رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر انسان میں روٹی' کپڑے اور مکان کے حصول کا داعیہ موجود ہے۔ اگر کوئی شخص ان داعیات کو Exploit کر کے تحریک برپا کرے گا تو اسے خاطر خواہ کامیابی ہوگی' جیسا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے روٹی' کپڑا' مکان کا نعرہ لگا کر الیکشن جیت لیا۔ اسی طرح مذہب کے اس روایتی تصور کو جو محض چند عقائد' رسومات اور بعض عبادات تک محدود ہے اور جو صدیوں سے ہمارے معاشرے میں رچا بسا ہوا ہے' بنیاد بنا کر اگر مذہبی کام کیا جائے گا تو لوگ کثرت سے اس میں تعاون کریں گے اور جان و مال خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ لیکن معاشرے میں ایک نیا انقلابی تصور پیدا کرنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی انقلابی دعوت کے لئے پہلے ۱۲ برسوں میں ساتھیوں کی تعداد ۱۰۰ سے زائد نہ تھی۔ انقلابی فکر کی حامل تحریکوں کو ابتدائی مراحل میں لازماً مشکلات سے سابقہ پڑتا ہے۔

۹ ستمبر کی صبح ساڑھے آٹھ بجے سہ روزہ علاقائی اجتماع باقاعدہ شروع ہوا۔ تمام ساتھیوں کا

امیر محترم سے تعارف کرایا گیا اور پھر امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ خطاب جمعہ ٹھیک ۱۲ بجے شروع ہوا۔ موضوع "اتباع رسول' اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ تقریباً ۴۰۰ افراد نے جم کر تقریر سنی بلکہ جمعے کے بعد بھی ایک گھنٹہ گفتگو رہی اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا جس میں ۳۰۰ کے لگ بھگ افراد شریک رہے۔

امیر محترم پروگرام کے مطابق اسی شام کی فلائٹ سے لاہور روانہ ہوئے' البتہ اجتماع مزید دو دن جاری رہا۔ ان دو دنوں میں مختلف موضوعات پر لیکچر ہوئے اور دروس قرآن کے پروگرام بھی۔ اس ضمن میں امیر محترم کے دروس قرآن کے کیسٹس سے بھی مدد لی گئی۔ اسی طرح انگلستان میں عالمی خلافت کانفرنس کا وڈیو بھی دکھایا گیا۔ محترم رحمت اللہ بٹر صاحب نے "ایمان بالآخرۃ سے انحراف کی راہیں" کے عنوان سے جو لیکچر دیا وہ بہت پسند کیا گیا۔ ہماری درخواست ہے کہ اسے میثاق میں چھاپا جائے تاکہ سب مستفید ہو سکیں۔ مزید بر آں مختار حسین فاروقی صاحب نے "دینی ذمہ داریوں" پر' سعید اظہر صاحب نے "منہج انقلاب نبوی" پر اور ڈاکٹر عبد الخالق صاحب ناظم اعلیٰ نے "امت مسلمہ کے لئے سہ نکاتی اتحاد" پر لیکچر دیا۔ صادق آباد کے نقیب حافظ خالد صاحب نے اپنے دلنشیں انداز میں سورۃ الصف کا درس دیا۔ راقم نے سورۃ الحج کے آخری رکوع کا درس دیا۔

اس سہ روزہ علاقائی اجتماع میں ملتان کے رفقاء نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا اور انتظامی امور کو خوش اسلوبی سے سنبھالا۔ بینر لگائے' کارڈ بانٹے' پمفلٹ تقسیم کئے اور قیام و طعام کے انتظامات مکمل کئے۔ اجتماع گاہ میں استقبالیہ لگایا گیا اور مکتبہ بھی مفید اور خوشنما کتب سے آراستہ کیا گیا جہاں سے کتابیں ۵۰ فیصد رعایت پر حاصل کی جا سکتی تھیں۔

آخر میں جناب مختار حسین فاروقی صاحب ناظم حلقہ جنوبی پنجاب نے اپنے الوداعی خطاب میں رفقاء کے دلوں کو گرمایا اور انہیں دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی جانب نہایت مؤثر انداز میں متوجہ کیا اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر سب رفقاء کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ خوبصورت طباعت سے آراستہ بیعت فارم تھا جسے ہارڈ بورڈ پر چسپاں کیا گیا تھا تاکہ رفقاء اسے اپنے دستخطوں کے ساتھ اپنے اپنے ڈرائنگ روم میں آویزاں کر سکیں۔ ۱۰ افراد نے اس موقع پر تنظیم میں شمولیت کی اور ۱۵ افراد نے ۱۲ تا ۱۵ ستمبر منعقد ہونے والی مبتدی تربیت گاہ میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا۔
فَالحَمدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ OO

(مرتب : ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی)

بقیہ : لندن کی عالمی خلافت کانفرنس

نے مزید ٹکٹ جاری کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ چنانچہ ان سب لوگوں کو مایوس ہو کر واپس جانا پڑا۔

برطانیہ کے تمام اخبارات نے اس کانفرنس کو مغربی دنیا میں مسلمانوں کا عظیم ترین اجتماع قرار دیا۔ یہ بات اگرچہ ایک اعتبار سے تو غلط تھی لیکن ایک دوسرے پہلو سے بالکل درست بھی تھی۔ غلط اس اعتبار سے کہ تبلیغی جماعت کے اجتماعات امریکہ اور انگلستان میں اس سے کہیں بڑے پیمانے پر ہوتے رہتے ہیں۔ اور صحیح اس اعتبار سے کہ سیاسی اور انقلابی فکر کے حامل لوگوں کا اتنا بڑا اجتماع فی الواقع آج تک کسی مغربی ملک میں منعقد نہیں ہوا۔

اس کانفرنس کی ایک دوسری نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس کے سامعین و حاضرین' اور منتظمین و مقررین دونوں ہی میں عالم اسلام کے مشرق و مغرب کے ہر حصے اور خطے کی بھرپور نمائندگی موجود تھی۔ اس کا ایک ہلکا سا اندازہ مقررین کے ذکر سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ کانفرنس کا آغاز جس نوجوان قاری کی قراءتِ قرآن سے ہوا وہ یمنی تھے' انگلستان کی "حزب التحریر" کی روحِ رواں عمر محمد بقری شام سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے دینی تعلیم سعودی عرب میں حاصل کی اور جو اب لندن میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں' جبکہ محمد المصاری خالص سعودی ہیں اور یہ بھی اس وقت جلاوطن ہیں۔ دوسری جانب برادر ابو طلحہ اور برادر حسینی فلسطینی ہیں جو اب امریکہ میں مقیم ہیں۔ ادھر برادر جمال ہارووڈ سفید امریکی (کینیڈین) نومسلم ہیں جو چند سال قبل ہی مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ جبکہ برادر فرید قاسم نیم عرب ہیں اور نیم برطانوی' اس لئے کہ ان کے والد عراقی تھے اور والدہ انگریز۔ ادھر ڈاکٹر عبد الباسط اور راقم الحروف ہندوپاک سے تعلق رکھنے والے تھے یعنی پیدائش کے اعتبار سے ہندی اور حالیہ "قومیت" کے اعتبار سے پاکستانی۔ جبکہ برادر سجاد خاں اور نواز خان خالص اور قدیمی پاکستانی! ان سب پر مستزاد مہمان مقررین میں ایک بوسنیا کے مسلمان بھی

شامل تھے اور ایک ترک بھی!

کانفرنس کے نمایاں مقررین میں سے جمال باروڈ اور فرید قاسم کی تو مادری زبان ہی انگریزی تھی' گویا انہیں مافی الضمیر کے اظہار میں کوئی دقت نہ تھی۔ تاہم برادر جمال کی تقریر شستہ بھی تھی اور پر مغز بھی۔ چنانچہ انہوں نے ذہنی و فکری انقلاب' اور علمی اور تعلیمی مساعی کو قیام خلافت کی لازمی ابتدائی منزل قرار دیا۔ برادر فرید قاسم جسمانی طور پر معذور ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان کے وجود میں جوش اور جذبہ کی آگ بھری ہوئی ہے۔ خالص عربی النسل ابو طلحہ اور برادر حسینی کی تقاریر بھی بہت عمدہ تھیں لیکن عمر بقری صاحب کے بارے میں اندازہ ہوا کہ وہ کارکن اور مبلغ اور منتظم تو بہت اعلیٰ درجہ کے ہیں لیکن مقرر یا خطیب اس پائے کے نہیں! بہرحال سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ تھی کہ پریس اور ٹی وی نے سب سے زیادہ اہمیت میری تقریر کو دی۔ حالانکہ میرا معاملہ تو فی الواقع یہ ہے کہ "زبانِ یارِ من انگلش و من انگلش نمی دانم!" مزید بر آں' برطانوی پریس کی یہ صحافیانہ دیانتداری واقعتاً قابل ستائش ہے کہ نہ صرف یہ کہ نہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل اس کی تشہیر میں کسی بخل سے کام لیا' نہ اس کی کوریج میں کسی نمایاں بددیانتی کا ثبوت دیا' بلکہ اگلے روز تمام اخبارات جیسے دی ٹائمز' گارجین' ڈیلی ٹیلیگراف اور خصوصاً دی انڈی پنڈنٹ نے مفصل اداریئے شائع کئے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان تمام اداریوں میں "مسلم فنڈامنٹلزم" کا خوف نمایاں طور پر جھلک رہا تھا۔ بہرحال اس کانفرنس کے ذریعے' الحمد للہ' کہ

ع "دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں!"

کے مصداق کم از کم انگلستان میں "خلافت کی اذاں" ایک بار پورے زور شور اور شدو مد کے ساتھ بلند کر دی گئی۔ (اس کانفرنس کی ویڈیو ٹیپ تیار کر لی گئی تھی اور اب پاکستان میں بھی دستیاب ہے!)

بہرحال اللہ سے دعا ہے کہ عالم مغرب کے قلب میں خلافت کے عنوان سے اتنے بڑے اور ہر اعتبار سے کامیاب اجتماع کا انعقاد' اور اس میں شرق و غرب اور عرب و

عجم کا یہ اتصال' اور بالخصوص ایک پاکستان کی دینی تنظیم اور دوسری عالم عرب و غرب کی دینی تحریک کے مابین یہ اشتراکِ عمل دین حق کے احیاء اور "خلافت علیٰ منہاج النبوت" کے قیام میں ممد و معاون اور امتِ مسلمہ کے مسائل کے حل کے ضمن میں نیک فال ثابت ہوا۔OO

KT **KHALID TRADERS** AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

IMPORTERS—INDENTORS—STOCKISTS &
SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS,
FROM SUPER—SMALL TO SUPER—LARGE

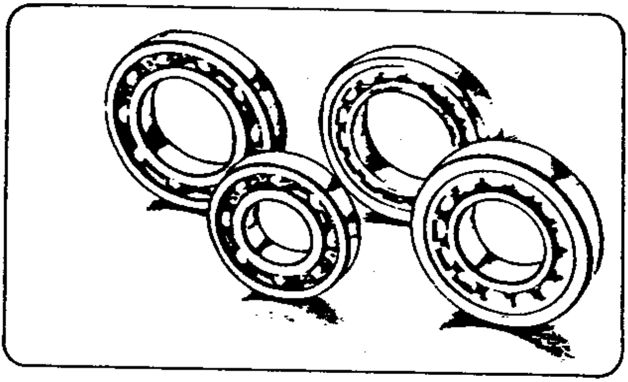

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65,
Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

خوشبودار کیمیکل

مختلف اقسام کے عطریات' اگر بتی' صابن وغیرہ کی صنعتوں کے لئے عوامی جمہوریہ چین سے خوشبو دار کیمیکل (پرفیومری' کیمیکل) در آمد کرنے کے خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔

◎ ◎ ◎

ربی ٹریڈنگ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر238' کراچی74200

نماز قائم کریں' اسی میں نجات اور سکون ہے۔

MONTHLY
Meesaq
LAHORE

REG. No L. 7360
Vol. 43 No. 11
Nov. 1994

پاکستان کا سب سے زیادہ فروخت ہونے والا

قرشی

جوهر جوشانده

فلو، نزلہ، زکام اور گلے کی خراش کا مؤثر علاج

صدیوں سے آزمودہ جوشاندہ
اب فوری حل ہونے والے انسٹنٹ
جوہرجوشاندہ کی شکل میں۔
ترکیبِ استعمال: ایک کپ گرم
پانی یا چائے میں ایک پیکٹ
جوہرجوشاندہ ملائیں
اور جوشاندہ تیار۔
دن میں دو یا تین پیکٹ
جوہرجوشاندہ
استعمال کریں۔

تحقیق کی روایت
معیار کی ضمانت

قرشی

آسان استعمال
مؤثر علاج

Interflow